﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک 13/جنوری 2012ء | 19/صفر 1433 ہجری قمری ❁ 13/صلح 1391 ہجری شمسی | شمارہ 02

نئے وضو کی ضرورت

عبداللہ بن زید مازنیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے متعلق نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اسے نماز میں (وضوٹوٹنے کے متعلق) کچھ وسوسے اٹھتے ہیں۔اس صورت میں کیاوہ نمازتوڑدے؟

آپؐ نےفرمایا: ’’نہیں جب تک آواز نہ سنے یابو نہ پائے‘‘۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب من لم یرالوساوس حدیث نمبر2056)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کادورۂ یورپ۔اکتوبر2011ء

تمام مذاہب کے بانیان کا احترام کریں اور ایک دوسرے کی عزت کریں۔معاشرہ میں باہمی اخوت، بھائی چارہ اور ہم آہنگی ورواداری قائم کریں۔جماعت احمدیہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے۔افریقہ میں اس وقت ہماری بہت بڑی کمیونٹی ہے۔وہاں انسانیت کی خدمت کے لئے ہم نے مختلف پراجیکٹ شروع کئے ہوئے ہیں۔

——— (ناکسکو (ڈنمارک) میں میئر کے نمائندہ، چرچ کے پادری، بعض سکولوں کے اساتذہ اور لوکل اخبار کے نمائندہ سے گفتگو)

سب سے ضروری اور بنیادی چیز خدا کی عبادت ہے۔عبادت کا اصل حق نمازوں میں ادا ہوتا ہے اس لئے نماز کی طرف توجہ دیں۔پھر قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔اپنے ربّ کی اصل حمد اس وقت ہوگی جب ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہرنوجوان لڑکا اورلڑکی اس بات کو مدنظر رکھے کہ احمدیت کی تبلیغ کو پھیلانے کے لئے انہوں نے ایک کردار ادا کرنا ہے۔احمدیت کا جو پیغام آپ کو پہنچا ہے اس کو پیار ومحبت، امن، بھائی چارے سے اس معاشرہ میں بھی پہنچائیں۔

(ناکسکو (Nakskov) ڈنمارک میں حضورانور ایدہ اللہ کا ورود مسعود و والہانہ استقبال۔فیملی ملاقاتیں اور دیگر مصروفیات کی مختصر رپورٹ

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

9/اکتوبر2011ء بروزاتوار:

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ’’بیت الرشید‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

ہمبرگ (جرمنی) سے ڈنمارک کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ (جرمنی) سے ڈنمارک کے شہر Nakskov کے لئے روانگی تھی۔

Nakskov شہر ڈنمارک کے چوتھے بڑے جزیرے Lolland کا سب سے بڑا شہر ہے جس کی کل آبادی 14 ہزار کے لگ بھگ ہے۔اس شہر کی بنیاد 1200ء میں پڑی اور اسی زمانہ میں رومن چرچ یہاں بنایا گیا۔ازمنہ وسطیٰ میں اس شہر کو ایک مشہور بندرگاہ تجارتی مرکز کی حیثیت حاصل رہی۔1510ء میں یہ شہر جرمنی کے زیرتسلّط اور 1658ء میں سویڈن کے زیرتسلّط رہا۔1826ء میں ڈنمارک کی سب سے بڑی شپ یارڈ یہاں بنی جو 1987ء تک کام کرتی رہی۔شوگر انڈسٹری کو بھی یہاں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہاں آبدوز کا ایک میوزیم بھی ہے۔یہ آبدوز U359 سوویت یونین کے آخری لیڈر میخائل گورباچوف نے ڈنمارک کو بطور تحفہ دی تھی۔اس علامت کے طور پر کہ اب رشیا ڈنمارک کے لئے کسی خطرہ کا باعث نہیں ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 90ء کی دہائی میں ہوا۔1992ء میں کوسووو، البانیا اور بوسنیا سے تارکین وطن کی ڈنمارک آمد کا سلسلہ شروع ہوا اور ملک کے مختلف شہروں کے مہاجرین کیمپس میں انہیں عارضی طور پر رہائش مہیا کی گئی۔اسی دوران جماعت ڈنمارک نے ان مہاجر کیمپوں سے روابط قائم کئے اور انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔اس عرصہ میں انہیں کیمپوں سے بسوں اور گاڑیوں کے ذریعہ ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ لایا جاتا رہا۔نیز ان کے ساتھ مجالس سوال وجواب منعقد کی جاتی رہیں۔محمد زکریا خان صاحب (امیر ومبلغ انچارج ڈنمارک) اُس وقت مالمو (سویڈن) سے ہر جمعہ، ہفتہ، اتوار سویڈن آتے اور ان لوگوں کو البانین زبان میں تبلیغ کرتے اور ان کے سوالات کے جواب دیتے۔چنانچہ ان تبلیغی پروگراموں کے نتیجہ میں اُس وقت بہت سی سعید روحیں احمدیت میں داخل ہوئیں۔

پھر ڈنمارک کا مستقل ویزا ملنے کے بعد ان نواحمدیوں کی ایک بڑی تعداد ناکسکو (Nakskov) شہر میں آکر آباد ہوگئی۔چنانچہ اُس وقت سے اس شہر میں جماعت کا قیام ہے۔ابتداء میں بعض احمدی گھرانوں میں نماز سینٹر قائم کئے گئے۔ پھر مارچ 2004ء میں نماز سینٹر کے طور پر ایک ہال کرایہ پر لیا گیا۔

ستمبر 2005ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے دورہ پر تشریف لے گئے تو اس وقت حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناکسکو میں مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ جون 2007ء کو ایک عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی گئی۔ اس کو بطور مسجد استعمال کرنے کی اجازت کی کارروائی نومبر 2007ء کو پایہ تکمیل تک پہنچی اور دسمبر 2007ء میں اس کی تزئین ومرمّت کا کام شروع ہوا اور اسے مسجد کی شکل دی گئی اور ایک مینارہ بھی بنایا گیا۔اس مسجد کی تزئین ومرمّت کا کام ناکسکو کی جماعت نے قریباً چار ماہ تک بڑے خلوص اور دلی لگن اور جذبہ سے کیا اور بیشتر کام وقارعمل کے ذریعہ ہوا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام ’’مسجد بیت الحمد‘‘ رکھا۔

آج حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا البانین احباب، مرد وخواتین اور بچوں، بچیوں پر مشتمل اس جماعت کا پہلا دورہ تھا۔

صبح پونے دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس موقع پر موجود احباب جماعت، خواتین کو اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ جرمنی کی بندرگاہ Puttgarten کے لئے روانہ ہوا۔ہمبرگ سے بندرگاہ Puttgarten کا فاصلہ 165 کلومیٹر ہے۔قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد بندرگاہ Puttgarten پہنچے۔مکرم حیدرعلی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری اور مکرم مظفر عمران صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی اپنی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے یہاں بندرگاہ تک ساتھ آئے تھے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں امیگریشن کی معمول کی کارروائی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Scandeline کی فیری

Prinsesse Benedikte پرسوار ہوئے۔اس فیری میں 128 کاریں بورڈ کرنے کی گنجائش موجود ہے نیز اس کے اندر 118 میٹر لمبا ٹرین کا ٹریک بھی ہے۔118 میٹر لمبی ٹرین بھی مع مسافر اس فیری پر بورڈ کی جاسکتی ہے۔

قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد ایک بجے دوپہر فیری ڈنمارک کی پورٹ Rodby پہنچی اور قریباً پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد فیری سے گاڑیاں باہر آئیں۔ پورٹ پر مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک، مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم حاجی رجب صاحب صدر جماعت ناکسکو اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ ڈنمارک اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی پورٹ کے ایریا سے باہر آئی تو امیر صاحب ڈنمارک کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا اور پولیس کی گاڑی بھی سیکیورٹی کی ڈیوٹی کے لئے قافلہ کے ساتھ رہی۔

ناکسکو (Nakskov) ڈنمارک میں ورود مسعود۔احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

ڈنمارک کی بندرگاہ Rodby سے ناکسکو (Nakskov) کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔مقامی جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس ''بیت الحمد'' سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہوٹل Skourid Er Garden میں کیا ہوا تھا۔قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ایک بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

ہوٹل سے باہر ناکسکو جماعت کے احباب جماعت، البانین مرد و خواتین اور بچے بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔آج کا انتہائی مبارک اور بابرکت دن ان کی زندگیوں میں پہلی بار آیا تھا۔ ان کا پیارا آقا ان میں رونق افروز تھا۔ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ان کی خوشی اور دلی جذبات کا شاید کوئی بھی تحریر احاطہ نہ کرسکے۔مرد و خواتین اور بچوں بچیوں کی نظریں حضور انور کے چہرہ پر مرکوز تھیں۔ان میں سے بہتوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ان کے دلی جذبات کی عکاسی ان کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو کر رہے تھے۔

ایک طرف مرد احباب پُر جوش نعرے بلند کر رہے تھے تو دوسری طرف خواتین اور بچیاں اردو زبان میں اور اپنی مقامی زبان میں پیارے آقا کی آمد پر خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں اور اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔

ناکسکو سے جماعت کے مرکز مسجد نصرت کوپن ہیگن کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے۔کوپن ہیگن سے بھی احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بچیاں بھی آج اِس موقع پر حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو دیکھا اور اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آدم جوزی صاحب جو بلند آواز میں نعرے لگا رہے تھے۔انہوں نے بتایا کہ میرے لئے اپنے خیالات کا اظہار عملاً ناممکن ہے۔میرے پاس وہ الفاظ نہیں جس سے اُس دلی خوشی اور جذبات کا اظہار ہو سکے جو ہمیں حضور انور کی آج یہاں ناکسکو میں آمد سے ہوئی ہے۔حضور انور کے ناکسکو ورود پر مَیں نے اپنے اندر ایک جذب اور کشش محسوس کی۔حضور ابھی خاکسار سے سو، دو سو میٹر کے فاصلہ پر تھے تو مَیں اپنے اندر ایک عجیب رنگ کی کشش محسوس کر رہا تھا۔اور اُس وقت مجھے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ یہ کشش اس لئے ہے کہ آج ہمارے درمیان ایک ایسا وجود ہے جس کا خدا تعالیٰ سے خاص تعلق ہے۔

حضور انور سے شدید محبت کی وجہ سے مَیں ایک عرصہ سے یہ دعا کر رہا تھا کہ حضور ہم میں تشریف لائیں مَیں پانچ وقت نمازوں کے علاوہ نماز تہجد میں بھی باقاعدہ التزام کے ساتھ یہ دعائیں کر رہا تھا کہ حضور یہاں تشریف لائیں۔آج خدا تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لی ہیں اور حضور آج یہاں ہیں۔

آدم جوزی صاحب نے بتایا کہ مَیں اکثر یہ بھی دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو یہ بتادے کہ مَیں اُن سے کتنی محبت کرتا ہوں۔ مجھے حضور سے ایسی ہی محبت ہے جیسی حضرت اویس قرنیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔مَیں نے اپنی وفات کے بعد اپنے بعض اعضاء دوسرے لوگوں کی جان بچانے کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔مگر جب تک مَیں زندہ ہوں، میری جان حضور کے لئے حاضر ہے۔حضور میرے لئے میری بیوی اور بچوں سے، سب سے پہلے ہیں۔میری بیوی اور بچے بھی حضور انور سے محبت رکھتے ہیں۔ایک دفعہ میری بیوی کی وہ انگوٹھی گم ہوگئی جو انہیں حضور انور نے عطا فرمائی تھی۔تو وہ سارا دن روتی رہی اور اس کی تلاش میں رہی''۔

آج ناکسکو کی البانین جماعت کے لئے عید کا دن تھا اور بہت بابرکت اور خوشی و مسرّت کا دن تھا۔

پروگرام کے مطابق پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الحمد'' کے لئے روانگی ہوئی۔قریباً پانچ منٹ کے سفر کے بعد ''مسجد بیت الحمد'' تشریف آوری ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز ہوئے اور احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔نیز آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

امیر صاحب ڈنمارک نے بتایا کہ اب نمازوں کے بعد فیملی ملاقاتوں کا پروگرام ہے۔ پھر کچھ مہمانوں نے آکر ملنا ہے۔ پھر نماز مغرب و عشاء کے بعد یہاں کی مقامی جماعت کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی کھانے کا پروگرام ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ شام کے کھانے پر مَیں نے ان سے کچھ باتیں کہنی ہیں، مَیں وہاں کہوں گا۔انشاءاللہ۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔25 فیملیز کے یکصد سے زائد احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔سوائے دو تین فیملی کے باقی تمام البانین فیملیز اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضور انور سے مل رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیملی ممبران کو تحائف عطا فرمائے۔مرد اور خواتین کو ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں، رومال بھی عطا فرمائے۔تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقات کے بعد اپنے جذبات پر قابو پانا ان کے لئے مشکل تھا۔ یہ لوگ روتے تھے اور تحائف کو چومتے تھے۔الیس اللہ کی انگوٹھیوں کو بار بار چومتے تھے اور اپنی خوش نصیبی اور اس سعادت کے حصول پر بے حد مسرور تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوران ملاقات ان فیملیز کو تربیت کے حوالہ سے نصائح بھی فرماتے رہے اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ بھی دلاتے رہے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔

میئر کے نمائندہ Leo Christensen (کونسلر سٹی کونسل) اور چرچ کے ایک پادری Mr. Olaf Ostrofe اور دیگر مہمانوں کی بیت الحمد ناکسکو میں آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

فیملی ملاقاتوں کے بعد علاقہ Lolland کے میئر کے نمائندہ Leo Christensen جو سٹی کونسل میں کونسلر بھی ہیں، چرچ کے پادری منسٹر آف ڈینش نیشنل چرچ Mr. Olaf Ostroff، Mr. Badil Bjerre ٹیچر اینڈ کونسلر ناکسکو ہائی سکول، Mrs., Ole Skibsted ڈپٹی ہیڈ ماسٹر اینڈ ٹیچر آف ریلیجن ہائی سکول ناکسکو اور لوکل اخبار Folketiden کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

میئر کے نمائندہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ مَیں میئر کی جگہ پر آیا ہوں اور ناکسکو میں حضور کی آمد پر میئر کی طرف سے نیک تمناؤں اور خیر سگالی کا پیغام پہنچانے آیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے یہاں آنے کا شکریہ۔آپ کے یہاں آنے اور حوصلہ افزائی سے خوشی ہوئی ہے۔آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارہ ہی بنیادی چیزیں ہیں جس سے ہم سوسائٹی میں، معاشرہ میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک دوسرے کی عزت کریں۔

علاقہ کے بشپ کا نمائندہ Olaf Ostroff جو کہ خود بھی پادری ہیں، نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ بشپ کی طرف سے بطور نمائندہ حضور انور کو یہاں خوش آمدید کہنے کے لئے آئے ہیں۔

حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا اصل یہ ہے کہ ہر مذہب کا احترام کیا جائے۔تمام مذاہب کے بانیان کا احترام کریں اور سب کو عزّت دیں۔ایک دوسرے کی عزّت کریں۔ ہر مذہب کے پیروکاروں کا احترام کریں اور معاشرہ میں باہمی اخوّت، بھائی چارہ اور ہم آہنگی اور رواداری قائم کریں۔حضور انور نے فرمایا: یہی میرا پیغام ہے جو مَیں تمام دنیا میں دے رہا ہوں۔حضور انور نے فرمایا ہمارا ماٹو یہ ہے کہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں''۔آپ یہاں ناکسکو میں ہمارے سینٹر، ہماری مسجد سے، ہمارے ممبران سے کوئی بُری بات نہیں سنیں گے۔

ناکسکو ہائی سکول کے دونوں اساتذہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ مذہب کے استاد ہیں۔ریلیجس سٹڈی ان کا مضمون ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹر فیتھ ڈائیلاگ کے حوالہ سے فرمایا کہ انٹر فیتھ ڈائیلاگ ہونے چاہئیں تاکہ مختلف مذہب کے لوگ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں۔اگر آپ مذہب پڑھاتے ہیں تو آپ کو اسلام کا علم ہوگا۔مذہب اسلام کا اصل مأخذ قرآن کریم ہے۔اس کی شارٹ کیمنٹری بھی موجود ہے اور 5 Volume Commentary بھی موجود ہے۔یہ کیمنٹری پڑھیں گے تو آپ کو صحیح طرح اسلام کی تعلیمات کا علم ہوگا اور آپ اسلام کو سمجھ سکیں گے۔ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کی تعلیم کو بہترین طریق سے بیان کرتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان کو 5 Volume Commentary سکول کی لائبریری کے لئے دی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے۔اسلام کی وہ تصویر پیش کرتی ہے جس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ہم کسی کا حق نہیں مارتے، کسی کے حقوق تلف نہیں کرتے۔صبر اور حوصلہ کے ساتھ ہر چیز برداشت کرتے ہیں اور تمام انسانی قدروں کی ہم عزت اور احترام کرتے ہیں۔ ہر جگہ معاشرہ میں دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم سب کو اب اپنے ہاتھ ملا کر چلنا چاہئے ورنہ ہم دنیا کو تباہی اور جنگ عظیم سے نہیں بچا سکتے۔ اور اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں اس میں ہم کسی جنگ عظیم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ہر کسی سے ڈائیلاگ کرتے ہیں۔ ہر ملک میں ہم فنکشن، پروگرام آرگنائز کرتے ہیں اور ہمارے پلیٹ فارم پر دوسرے مذاہب کے لوگ آکر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔کینیڈا، امریکہ اور دوسرے ممالک میں چرچ سے لوگ آکر ہمارے سٹیج پر اپنے ایڈریسز پیش کرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ناکسکو میں یہ میرا پہلا وزٹ ہے۔کوپن ہیگن میں بڑی دیر سے ہماری جماعت قائم ہے اور ہماری مسجد بھی ہے۔ستمبر 2005ء میں مَیں نے کوپن ہیگن ڈنمارک کا دورہ کیا تھا اور وہاں ہوٹل Radisson Sas میں ''اسلام'' پر لیکچر دیا تھا۔اس پروگرام میں بعض منسٹرز، ممبرز پارلیمنٹ اور دوسرے پڑھے لکھے لوگ شامل ہوئے تھے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہماری باقاعدہ مسجد ''مسجد نصرت جہاں'' کوپن ہیگن میں ہے۔لیکن یہاں ناکسکو میں ایک بلڈنگ کے ایک حصہ کو مسجد کے طور پر تبدیل کیا ہوا ہے۔احمدی لوگ یہاں نمازوں کی ادائیگی کے لئے اپنے پروگراموں کے لئے جمع ہوتے ہیں۔اب مجھے علم نہیں کہ کب تک ہمیں یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت ملے گی۔

اس پر میئر کے نمائندہ نے کہا کہ آپ مسجد بنائیں، ہم آپ کو اجازت دیں گے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا آغاز قادیان (انڈیا) سے ہوا۔حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کے بانی ہیں۔ پہلے ہندوستان میں جماعت قائم ہوئی۔ پھر ہندوستان سے جماعت کا پیغام دنیا کے مختلف ممالک میں پہنچا اور اس وقت دنیا کے دو سو ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔افریقہ میں اس وقت ہماری بہت بڑی کمیونٹی ہے۔وہاں ہمارے سکول اور ہسپتال بھی کام کر رہے ہیں۔وہاں انسانیت کی خدمت کے لئے ہم نے مختلف پراجیکٹ شروع کئے ہوئے ہیں۔سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کر رہے ہیں۔افریقہ کے مختلف علاقوں میں غریب لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی میسر نہیں ہے۔ جوہڑ سے گندا پانی لیتے ہیں اور وہی استعمال کرتے ہیں، صاف پانی کے حصول کے لئے انہیں کئی کئی کلومیٹر تک چلنا پڑتا ہے۔ ہم ان کو ان کے علاقوں میں، ان کے گاؤں میں ہینڈ پمپ لگا کر دے رہے ہیں۔نئے ہینڈ پمپ بھی لگا رہے ہیں اور پرانے ہینڈ پمپ بھی مرمّت کر کے دے رہے ہیں جو کئی سالوں سے خراب حالت میں پڑے ہوئے تھے اور زنگ آلود ہو چکے تھے۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر178

مکرم عبدالحمید صابر عبدالحمید صاحب (2)

پچھلی قسط میں ہم مکرم عبدالحمید صابر صاحب کی زبانی ان کے حالات سنتے سنتے یہاں تک پہنچے تھے کہ انہوں نے مختلف غلط عقائد سے اور فرقوں سے مایوس ہو کر ہر فرقہ سے قطع تعلقی کرتے ہوئے اس علاقے سے ہجرت کا فیصلہ کرلیا اور پھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ کسی دوسرے شہر میں منتقل ہو گئے۔ اب اسکے بعد کے حالات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

مکرم عبدالحمید صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

ایک رؤیا جس کے بعد میں بہت رویا

دوسرے شہر میں پہنچنے کے بعد میں بہت پریشان رہنے لگا۔ ہر وقت ایک گھٹن کا سا احساس ہوتا تھا۔لیکن اس کے برعکس بڑی کثرت سے میں یہ خواب دیکھتا رہا کہ میں فضاؤں میں محو پرواز ہوں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑتا پھرتا ہوں۔ پھر ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کا ایک جم غفیر صف بندی کئے ہوئے ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت لوگوں کی صفوں کے درمیان چل رہی ہے۔صحابہ کی جماعت کی پیش قدمی ایک عظیم قائد کررہا ہے جس کے بارہ میں میں لوگوں سے پوچھتا ہوں تو وہ بتاتے ہیں کہ یہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ خواب میں مَیں ان کا چہرہ مبارک نہیں دیکھ سکا جس کا مجھے آج تک افسوس ہے۔

اس رؤیا نے میرے زخم تازہ کر دیئے اور صحیح اسلامی تعلیمات پر قائم ایک نیک و پاک جماعت سے منسلک ہونے کی خواہش نے پھر میرے دل میں جوش مارا اور میری آنکھیں چھلک پڑیں۔ میں نے رو رو کر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ یا ربّ! کیا رُوئے زمین پر اب کوئی ایک بھی ایسی جماعت نہیں رہی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والی اور صحیح اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو؟! اگر واقعی یہ بات درست ہے تو پھر تیرے نبیؐ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِن أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ۔ (مسلم، کتاب الإمارۃ) یعنی میری امت سے ہر زمانے میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا؟ یا الٰہی تیرے یہ حق پر قائم لوگ کہاں ہیں؟ مَیں اس طرح کے سوالات کرتا جاتا اور روتا جاتا تھا۔ بالآخر میں نے کہا کہ اگر آج صحیح اسلامی تعلیمات پیش کرنے والی لوگوں کی ایک جماعت بھی حق پر قائم نہیں ہے تو پھر اس دین کی صداقت ہی نعوذ باللہ محل نظر ٹھہرے گی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ دین سچا ہے اور تیرے رسول کی بات سچی ہے پس تُو مجھے ایسی جماعت سے ملا دے۔

جناب مولانا پادری صاحب!!

میں ایک عرصہ سے سلفی طرز فکر کے زیر اثر آ کے ٹی وی دیکھنا بھی چھوڑ چکا تھا۔ اب ان سے قطع تعلقی کے بعد میں نے ڈش لگوائی اور مختلف ٹی وی چینلز دیکھنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے ایک دن میں ایک عیسائی چینل پر رک گیا جہاں ایک پادری اپنے سامنے اسلامی کتب کا انبار لگائے بیٹھا تھا اور فون پر اس کے ساتھ کوئی بات کرتے ہوئے اسے حضرت الشیخ القمص (یعنی جناب مولانا پادری صاحب) کے القاب سے مخاطب ہو رہا تھا۔ یہ صورتحال دیکھ کر مَیں اس کی حقیقت جاننے کے لئے رک گیا۔ میں نے دیکھا کہ یہ پادری اسلامی کتب سے بعض امور پیش کر کے ان پر تبصرہ کرتا اور پھر اپنے بعض سوالات پیش کر کے مسلمانوں کے علماء اور ازہر کے مشائخ کو للکارتا کہ کوئی ہے جو ان سوالوں کا جواب دے سکے؟ یہ عجیب منظر دیکھتے ہی میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ضرور مسلمانوں نے اس کا جواب دیا ہوگا۔ یہ سوچ کر میں مختلف اسلامی چینل دیکھنے لگا۔ تلاشِ بسیار اور طویل انتظار کے بعد بھی جب اس پادری کا منہ بند کرنے والا مجھے کوئی مولوی اور کوئی چینل نظر نہ آیا تو میں نے خود بعض بڑے بڑے علماء اور مشائخ کو اس بارہ میں خط لکھے۔ لیکن افسوس کہ مجھے کسی کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اس صورتحال میں مَیں نے اس پادری کے پروگرام دیکھنے شروع کر دیئے اور جوں جوں مَیں دیکھتا کہ اس کے سوالوں کا کسی مسلم عالم کی طرف سے جواب نہیں دیا جاتا توں توں مجھ پر ان علماء کی علمی قابلیت کی حقیقت آشکار ہوتی جاتی۔

ایم ٹی اے سے تعارف

پادری کا چینل دیکھنے کے ساتھ ساتھ مَیں ہمیشہ نئے کھلنے والے چینلز بھی دیکھتا تھا اس امید کے ساتھ کہ شاید کوئی اسلامی چینل اس پادری کو جواب دینے کیلئے کھلا ہو۔ ایک دن جب کہ میں ایسے ہی بعض نئے چینلز کی تلاش میں تھا کہ مجھے ایم ٹی اے مل گیا۔ میں سمجھا کہ یہ شاید صوفیوں کا چینل ہے۔ میں نے کہا کہ ایک صوفی ہی رہ گئے تھے جن کا اپنا چینل نہ تھا۔ نہ جانے یہ چینل کھول کر وہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ بہرحال مَیں نے چینل فوراً بدل لیا اور واپس پادری کا چینل دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد نہ جانے کیوں دوبارہ میں نے ایم ٹی اے لگایا تو اس وقت اس پر ایک قصیدہ لگا ہوا تھا جس میں اس وقت جو شعر پڑھا جارہا تھا اس میں قادیان کا لفظ میں نے سنا۔ مجھے ایسے لگا جیسے میں نے یہ لفظ پہلے بھی سنا ہے۔ بہت دیر سوچنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ دس سال قبل میں نے الأزہر کی طرف سے شائع شدہ ایک کتاب پڑھی تھی جس میں لکھا تھا کہ انڈیا کے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور الأزہر نے اسکے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ میں نے یہ پڑھ کر کتاب رکھ دی تھی اور دل میں کہا تھا کہ مجھے ہندوستان اور اس میں آنے والے نئے نبی سے کیا سروکار، بلکہ شکر ہے کہ ہم ایسے گمراہوں کی سرزمین سے دُور ہی بستے ہیں۔ یہ سب کچھ یاد آنے کے بعد میں نے حیرانگی کے عالم میں اپنے ہی ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا: لو جی اب ان لوگوں کا بھی چینل کھل گیا، ان لوگوں کو چینل کھولنے کی اجازت کس نے دی؟ اس بات نے مجھے مزید سوچنے پر مجبور کر دیا کہ اسلام میں واقعی کوئی خرابی ہے اسی لئے تو امت اسلامیہ میں سے کوئی بھی آج اس کا دفاع کرنے کی طاقت نہیں پاتا۔ اس صورتحال میں پادری کا چیلنج سچ ثابت ہو رہا تھا کہ کسی مسلمان میں طاقت نہیں کہ اس کی باتوں کا جواب دے سکے۔

دعا اور نزولِ فضلِ الٰہی

میں اس پادری کے اس قدر زیر اثر آ گیا تھا کہ جب پروگرام کے آخر پر وہ دعا کرنے کے لئے کہتا تو مَیں ہاتھ اٹھا کر رو رو کر دعا کرتا کہ اے اللہ مجھے حق دکھادے۔ میری نفسیاتی حالت بہت بگڑ گئی اور ایسے محسوس ہونے لگا جیسے مَیں ایک اندھی غار میں ہوں جس میں کوئی نور کی کرن دکھائی نہیں دیتی۔ نہایت مایوسی کے بعض لمحات میں کبھی کبھی میں سوچتا کہ کیا اسلام سچا دین نہیں ہے؟ کیا عیسائی پادری کی باتیں درست ہیں؟ میرا قلب و ذہن اس بات کو ردّ کرتا لیکن امر واقعہ اس کا مکذِّب تھا۔

اگر اسلام سچا ہے تو اسے ماننے والے اس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے آگے کیوں نہیں آتے اور کیوں اس پادری کا منہ بند نہیں کرتے۔ انہی احساسات کے جھرمٹ میں ایک دن اچانک ریموٹ کا بٹن دبایا گیا اور ایم ٹی اے لگ گیا جس پر سفید داڑھی والے ایک بزرگ (مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب) أجوبة عن الإيمان کے سلسلہ کا دوسرا پروگرام پیش کر رہے تھے۔ ایک آدھ جملہ سننے کے بعد میں نے حسب عادت چینل تبدیل کیا ہی تھا کہ میرے کانوں میں پادری کا لفظ پڑا تو میں نے فوراً یہی چینل دوبارہ لگا لیا۔ پھر کیا تھا، اس پروگرام میں تثلیث اور کفارہ کا نہایت مؤثر انداز میں ردّ پیش کیا گیا تھا۔ سفید داڑھی والا یہ شخص بار بار پادری کو مخاطب کر کے کہتا کہ کیا یہی وہ عقیدہ اور دین ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔ اس وقت جو میری حالت تھی وہ ناقابل بیان ہے۔ میرے جسم کا رواں رواں کانپ رہا تھا اور جہاں میری آنکھیں بدن کی ترسی زمین پر موسلا دھار بارش کا منظر پیش کر رہی تھیں وہاں میرا ایک ایک مسام ندامت کے پسینوں سے شرابور تھا۔ اب مجھے رہ رہ کے خیال آ رہا تھا کہ میں نے کیسے یہ سمجھ لیا کہ اسلام اپنے دفاع سے عاجز ہے۔ یہ تو عیسائیت ہی ہے جو معقول اور مہذبانہ سوالوں کے سامنے لاجواب کھڑی ہے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ چیخ چیخ کر لوگوں کو بتاؤں کہ سنو مجھے بالآخر اسلام کا دفاع کرنے والے لوگ مل گئے ہیں۔ ایسے جذبات سے معمور ان عجیب لمحات میں کبھی میں اشکوں سے دھلی آنکھوں سے ایم ٹی اے کو دیکھتا اور کبھی اس پر پیش کئے جانے والے ردّ عیسائیت کے دلائل کو سن کر اپنی کاپی میں لکھنے کی کوشش کرتا۔ یہ سفید داڑھی والا مصری شخص جب بھی ردّ عیسائیت میں کوئی دلیل پیش کرتا تو میرے منہ سے بے اختیار ہو کر نکلتا کہ: شاباش، عیسائیت کا جواب ایسے ہی انداز میں دیا جانا چاہئے تھا۔

وہ ''کافر'' سہی خوبصورت تو ہے

میں نے ذکر کیا ہے کہ الأزہر سے شائع ہونے والی ایک کتاب میں مَیں نے احمدیت کے بارہ میں پڑھا تھا کہ یہ کافر لوگ ہیں۔ پروگرام أجوبة عن الإيمان دیکھتے دیکھتے اچانک مجھے خیال آیا کہ یہ تو درست ہے کہ یہ اسلام کا دفاع کر رہے ہیں لیکن یہ خود تو کافر ہیں اور شاید عربوں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے انہوں نے یہ ڈھونگ رچایا ہے۔ لیکن میرے دل نے اس وقت سچی بات کر کے مجھے لاجواب کر دیا کہ خواہ یہ سب باتیں اور وساوس درست بھی ہوں تب بھی تمہیں کیا اس بات پر ان کا شکریہ ادا نہیں کرنا چاہئے کہ انہوں نے تمہیں پادری کے وساوس کا شکار ہونے سے بچالیا۔

قحط میں شیریں ثمرات سے لدا ہوا باغ

میں نے وقتِ مقررہ پر یہ پروگرام باقاعدگی سے دیکھنا شروع کر دیا۔ روز بروز میرا اسلام کی صداقت اور اس کی قوتِ دلائل پر یقین پختہ ہوتا گیا اور مسیح علیہ السلام کے مصنوعی صلیبی واقعہ اور عقیدۂ کفارہ کا بطلان ثابت ہوتا چلا گیا۔ میں سمجھتا تھا کہ ایم ٹی اے پر صرف یہی ایک پروگرام عیسائیت کے ردّ میں پیش کیا جاتا ہے جبکہ باقی پروگرام احمدی اپنے عقیدہ کی ترویج کے بارہ میں پیش کرتے ہیں اس لئے میں پروگرام أجوبة عن الإيمان کی قسط سنتے ہی چینل بدل دیتا تھا۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ دیکھنا تو چاہئے کہ یہ اپنے دیگر پروگراموں میں کیا کہتے ہیں۔ لہٰذا مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرام کے بعد میں نے چینل تبدیل نہ کیا اور بیوی بچوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوگیا۔ کچھ دیر کے بعد جب میں ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا تو اس وقت ایم ٹی اے پر لائیو عربی پروگرام الحوار المباشر آ رہا تھا جس میں دجال کے بارہ میں بات ہو رہی تھی۔ میں نے سب کو کمرے سے باہر بھیج دیا اور خود نہایت انہماک سے ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ دجال کے موضوع کی اس انوکھی تشریح نے تو فہم و ادراک کے نئے افق کھول دیئے۔ میں نے دیکھا کہ اس موضوع کے بارہ میں جو بھی آیات یا احادیث مجھے یاد تھیں سب اس نئے فہم سے عین مطابقت رکھتی تھیں۔ یہ سوچ کر میری آواز نعرہ ہائے تکبیر و تہلیل کے ساتھ بلند ہونے لگی۔ یہ سن کر میری اہلیہ اور بچے دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ کیا ہوا ہے۔ میں نے انہیں کمرے سے باہر نکال کر دروازہ بند کرلیا تا کہ اس پروگرام کا کوئی حصہ سننے سے رہ نہ جائے۔ اس وقت میری حالت ایک ایسے شخص کی سی تھی جس کا بدن بھوک اور فاقہ کشی سے سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا ہو، اور پھر اچانک اسے قسما قسم کے نہایت شیریں پھلوں سے لدا ہوا باغ نظر آ جائے۔ میں اس باغ میں سے ایک پھل کھاتا تو مجھے اپنے تن بدن میں زندگی اور قوت کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتیں پھر میں دوسرا کھاتا اور مزید قوت محسوس کرتا، ایسے لگتا تھا جیسے میری آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل رہے ہیں۔ مَیں اسی کیفیت کے نشے میں پروگرام کے نشر مکرر کا انتظار کرتا تا مَیں اس روحانی مائدہ سے پھر لطف اندوز ہوسکوں۔ پھر دوسرا دن شروع ہوتا اور ایم ٹی اے پر مَیں یہ پروگرام سنتا اور میری پھر وہی کیفیت ہوجاتی اور بے اختیار تکبیر و تہلیل کی صدائیں بلند ہونے لگتیں۔ کبھی مَیں

یہ سب کچھ پا کر ہنسنے لگتا تو کبھی جہالت میں اتنی عمر گزر جانے کے احساس سے میری آنکھیں بھیگنے لگتیں۔ میرے اہل خانہ حیران وششدر تھے کیونکہ انہوں نے اس سے قبل مجھے کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ کئی پروگرام مزید دیکھنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ تمام مفاہیم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیش فرمودہ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ وہ امام مہدی ہیں اور خدا تعالیٰ کے نبی ہیں۔ میں نے یہ سنتے ہی کہا کہ حضرت مرزا صاحب سچے نبی ہیں کیونکہ اس طرح کے مفاہیم اور اسلام کی اس طرح کی حسین تفاسیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی دی جاسکتی ہیں یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا میں اپنے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہوگیا۔

تبدیلی اور آبِ چشم سے غسل

حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد میرے دل کی کیفیت بدلنے لگی۔ میری نمازیں خشوع وخضوع اور خدا کے حضور ندامت کے آنسوؤں سے معمور ہوگئیں۔ مَیں ایمان کی حلاوت محسوس کرنے لگا۔ مجھے ایسے لگا جیسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جی رہا ہوں۔

میں ایم ٹی اے دیکھتا رہا۔ پروگرام الحوار المباشر میں جب بھی کوئی فون کر کے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کرتا اور اپنے جذبات کا اظہار کرتا تو مجھے ایسے لگتا کہ وہ میرے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اس حالت میں میری آنکھیں ساون بھادوں کی طرح برسنے لگتیں اور مَیں بار بار آبِ چشم سے اپنے گناہوں کی میل دھونے کی کوشش کرتا۔

اہل خانہ کو تبلیغ

اس کے بعد میں نے ایک دن اپنے اہل خانہ کو جمع کیا اور انہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بتانے کی کوشش کی لیکن مجھے اپنے جذبات پر قابو ہی نہ تھا اور میں بات بات پر رونے لگتا۔

مجھے معلوم نہ تھا کہ میری بات کا اس قدر جلدی اثر ہوجائے گا۔ کیونکہ ایک دن میں گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ میری بیوی ایم ٹی اے پر مکرم فتحی عبدالسلام صاحب کے ایک پروگرام میں سورت مجادلہ کی تفسیر سن رہی تھی اور روئے جارہی تھی۔ میں نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ یہ لوگ حق پر ہیں۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ اس نے بتایا کہ ان کی باتیں عقل وقلب میں اترتی جاتی ہیں اور انسان ان کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یوں میری بیوی میرے ساتھ ایم ٹی اے دیکھنے لگ گئی۔ کچھ عرصہ بعد میرا بیٹا بھی ہمارے ساتھ آملا۔ فالحمدللہ۔

شکر کے جذبات اور بیعت

میری عادت تھی کہ میں نماز فجر کے بعد گھر کی چھت پر چلا جاتا تھا۔ ایک دن میں نے چھت پر جاکر اپنے ہمسایوں کو بلند آواز میں کہا کہ اے غافلو، اس غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاؤ۔ اٹھ کے دیکھو کہ امام مہدی کا ظہور ہوچکا ہے۔ میری اہلیہ اور بیٹے نے کہا کہ یہ پورا شہر ہی باطل پرستوں کا ہے۔ اس پر میں نے انہیں کہا کہ ہمیں اس بات پر کس قدر خدا تعالیٰ شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں ایسے مردہ لوگوں میں سے زندگی بخشنے کے لئے چن لیا ہے تاکہ ہم اس کے حضور رکوع وسجود کرنے والے بن جائیں۔ انہی جذبات سے لبریز ہوکر میں نے وعدہ کیا کہ تین ماہ کے بعد میں باضابطہ طور پر بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلوں گا۔ ابھی بمشکل بیس دن ہی گزر رہے تھے کہ میرے لئے اس حالت میں ایک لحہ بھی گزارنا مشکل ہوگیا۔ لہٰذا میں نے مرکز میں فون کردیا۔ یہ جمعہ کا روز تھا اس دن الحوار المباشر میں خلافت جوبلی کی مناسبت سے بات ہورہی تھی۔ فون کرتے ہی مَیں نے کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ مکرم عکرمہ صاحب نے مجھے مصر میں احمدی احباب کا نام پتہ اور فون نمبر دے دیا اور یوں میرا جماعت کے ساتھ رابطہ ہوگیا اور میں ان سے ملاقات کے شوق میں دوڑا چلا آیا جہاں میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی اور بیعت فارم پُر کردیا۔

خلیفۂ وقت کے ہاتھوں کو مَس کرنے والے ہاتھ

مَیں بیعت کے لئے احمدی احباب کے ساتھ موجود تھا کہ کسی نے بتایا کہ مصطفیٰ ثابت صاحب تشریف لارہے ہیں۔ یہ سن کر میرا جسم کانپنے لگ گیا۔ مجھے اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا لیکن وہ اچانک سامنے آکھڑے ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ لندن سے تشریف لارہے ہیں اور حضور انور سے ملاقات کر کے آرہے ہیں۔ یہ سن کر میں ان کے ہاتھ چومنے لگ گیا کہ چند گھنٹے قبل یہ ہاتھ خلیفۂ وقت کے دست مبارک سے مَس ہوئے تھے۔ اس بات کو یاد کرکے مَیں اس قدر رویا کہ مکرم عمرو عبدالغفار صاحب مجھے پکڑ کر لے گئے اور بٹھا کر پیار ومحبت کا اظہار کرتے رہے۔

پاکیزہ تبدیلی

بیعت کے بعد سے مَیں نے اپنے نفس کا محاسبہ کرنا شروع کردیا نیز اپنے اہل وعیال کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے بارہ میں بھی کوششیں شروع کردیں۔ مجھے واضح طور پر دکھائی دینے لگا کہ میری اہلیہ اور بچوں کا آپس میں اور ہمسایوں بلکہ دیگر لوگوں کے ساتھ معاملہ مثالی ہوگیا ہے۔ ہمیں قبل ازیں اگر کسی کے ساتھ اختلاف تھا بھی تو ہم نے اس کو بھلا کر حسن سلوک کرنا شروع کردیا۔ الغرض ہمیں محسوس ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بہت قریب ہوگیا ہے اور بے مثل دوست کی طرح اس کی رحمت کا ہاتھ ہمیں مختلف مظاہر میں دکھائی دینے لگا۔ ہم کوئی رؤیا دیکھتے تو وہ پورا ہوجاتا۔

اہل حق ہونے کی گواہی

میرا ایک سلفی دوست تھا جسے میں نے احمدیت کی طرف بلایا تو اس نے اُلٹا میرے خلاف مولویوں کو اکسایا اور مجھ سے اس قدر دُور ہوگیا کہ سلام تک بھی کرنا گوارا نہ کرتا تھا۔ ایک دن یوں ہوا کہ اس کے گھر سے کچھ ساز وسامان چوری ہوگیا جس کی بناپر وہ بہت حزین وغمگین تھا۔ میں نے اس کی مدد کرنے کی نیت کی اور ایک شخص کے بارہ میں اپنے شکوک وشبہات کا اظہار کیا کہ عین ممکن ہے یہ اس کا کام ہو۔ چنانچہ پولیس کی تحقیق سے وہی شخص چور ثابت ہوا اور اس کے پاس مسروقہ مال بھی برآمد ہوگیا۔ جب اس چوری کرنے والے کو علم ہوا کہ مَیں نے اس کے بارہ میں اشارہ کیا تھا تو اس نے جیل جاتے ہوئے مجھے کہا کہ مَیں باہر نکل کر تمہیں دیکھ لوں گا۔

اسی رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک مجمع میں ہوں جہاں یہ چور بھی موجود ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر تم دونوں کے درمیان فیصلہ کرنا ہے۔ چنانچہ کچھ دیر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تشریف لاتے ہیں آپ وہاں نیچے سوکھی گھاس یا پرالی وغیرہ پر ہی بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے سامنے چھوٹی سی میز رکھ لیتے ہیں جیسی عالمی بیعت کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے موجود ہوتی ہے۔ آپ اس چور کی طرف دیکھ کر بڑی سختی سے اسے فرماتے ہیں کہ مَیں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ سچ سچ بولنا۔ پھر پیار بھری نظروں سے میری طرف دیکھ کر فرماتے ہیں: تم تو میرے پیارے ہو، تم تو حق بات ہی کہو گے۔ میں عرض کرتا ہوں: سیدی آپ نے بالکل درست فرمایا ہے، مَیں صرف حق بات ہی کہوں گا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مجھے اس چور کی گزشتہ دھمکی کے حوالے سے کسی قسم کا کوئی خوف نہ تھا۔ چنانچہ جب یہ شخص تھانے سے واپس لوٹا تو یہ علاقہ ہی چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلا گیا کیونکہ مَیں نے اس کے بعد اسے آج تک نہیں دیکھا۔

اس کے بعد ہمیں پولیس وغیرہ کی طرف سے بھی احمدی ہونے کی وجہ سے تنگ کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دعائیں سنیں اور اس نظام کو ہی اس ملک سے ختم کردیا جو ظلم کررہا تھا۔ ہم تو احمدیت کی آغوش میں آکر اپنے آپ کو اس قدر اطمینان اور سکون میں محسوس کرتے ہیں کہ جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص ووفا کے ساتھ ثبات قدم عطا فرمائے اور خلیفۂ وقت کی ملاقات کا شرف بھی عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب مرحوم کی یاد میں

فلک نے علم و حکمت کا زمیں پر اِک جہاں دیکھا
سمندر کی طرح خاموش بحرِ بیکراں دیکھا
بہت عرصہ گزارا میں نے ان کے ساتھ کاموں میں
سدا شفقت ، محبت اور اُلفت کا سماں دیکھا
مواقع گفتگو کے ہوں ، شگفتہ باتوں میں اکثر
ظرافت کو سدا ان کی طبیعت میں عیاں دیکھا
ضرورتمند ہو ، ماتحت ہو یا اور کوئی ہو
سبھی کے واسطے ہر دم شفیق و مہرباں دیکھا
خلافت کے اشاروں کو بہت خوبی سے سمجھا تھا
خلافت کے تقاضوں کا ہمیشہ پاسباں دیکھا
اطاعت کا مرقع نیز اخلاص و محبت سے
امورِ سلسلہ میں صاحبِ قلبِ تپاں دیکھا
ملا صبرِ جمیل ایسا کہ غم کے کوہساروں میں
ہمالہ سے بھی اِک مضبوط دل مثلِ چٹاں دیکھا
محبت کے بکھیرے پھول اس دنیا کی محفل میں
دیارِ مہر و اُلفت میں سبھی کا دلستاں دیکھا
نکالو جو بھی پہلو سادگی کا اُس کا مظہر تھے
ہمیشہ خاکساروں کا امیرِ کارواں دیکھا
لب و لہجہ میں نرمی اور شرافت اور حلاوت تھی
سبھی سے گفتگو میں آپ کو شیریں زباں دیکھا
جدھر تشریف لے جاتے اُدھر خوشیاں بکھر جاتیں
بہاروں کو سہانے راستوں پر گلفشاں دیکھا
دہر میں چلچلاتی دھوپ ہو یا خوف کے سائے
سروں پر آپ کو ہم نے سدا اِک سائباں دیکھا
جہاں بدلا تو دفتر کے دَر و دیوار روتے ہیں
کہاں وہ چل دیا جو دینی کاموں میں نہاں دیکھا
کبھی نہ بھول پائے گا زمانہ ایسی ہستی کو
ملا ایسا نہیں ہم کو زمانے میں جہاں دیکھا

(طاہر محمود احمد۔ ربوہ)

خطبہ جمعہ

خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس دنیا پر اگلی دنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے سامنے عُسر میں، یُسر میں، تنگی میں، آسائش میں، بیماری میں، صحت میں صرف ایک مقصد ہوتا ہے کہ مَیں نے اپنے خدا سے جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنے والا بن سکوں۔

گزشتہ دنوں ان خوبیوں کے مالک ہمارے ایک بزرگ کی وفات ہوئی ہے جو یقیناً جماعت کا عظیم سرمایہ تھے جن کا نام محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ہے۔

(ناظر اشاعت ربوہ مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب کی وفات اور مرحوم کی خدمات اور محاسن کا تفصیل سے ذکرِ خیر)

مکرمہ امتیاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد منور صاحب مرحوم، سسٹر زینب وسیم صاحبہ (یو ایس اے)، مکرمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ (کیلگری)، مکرمہ سعیدہ وسیمہ صاحبہ بنت حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب (امریکہ)، مکرم میاں عبدالقیوم صاحب (کوئٹہ)، مکرم محمد مصطفیٰ صاحب (کراچی)، مکرم نذیر احمد صاحب (چکوال) اور مکرم فتح محمد خان صاحب (ربوہ) کا ذکرِ خیر اور تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 دسمبر 2011ء بمطابق 23 فتح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

جو انسان دنیا میں آیا ایک دن اُس نے رخصت ہونا ہے، یہ قانونِ قدرت ہے اس سے کسی کو مفر نہیں۔ قرآن کریم میں بھی کئی جگہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران :186) کہ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے، کہہ کر مختلف رنگ میں اس طرف توجہ دلائی کہ انسان کو اپنی موت کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اسی سے پھر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی ذات کے باقی رہنے اور باقی ہر چیز جو اس زمین پر ہے بلکہ اس کائنات میں ہے، بلکہ کائناتوں میں ہے، سب کے فنا ہونے کی خبر دی ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ کی ذات ہی باقی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایک مؤمن کو اس دنیا کی زندگی سے زیادہ اگلے جہان کی زندگی کی طرف توجہ دلائی ہے جو حقیقی اور لمبی زندگی ہے۔ جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی وجہ سے اُس کے انعامات کا بھی وارث ہوگا اور نافرمانی کی وجہ سے سزا پانے والا بھی ہو سکتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس دنیا پر اگلی دنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اُس حقیقی دلدار کو راضی کرنے کے لئے اپنی زندگی کا اکثر حصہ گزارتے ہیں یا یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس طرح گزاریں جس سے دلدار راضی ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس حد تک آگے چلے جاتے ہیں کہ خدمتِ دین کے علاوہ اُنہیں کوئی دوسری دلچسپی نظر ہی نہیں آتی۔ دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہیں تو اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ حقوق العباد بھی ادا کرو کہ یہ بھی دین ہے۔ اپنے عہدوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نبھاتے ہیں اور اس کے نبھانے کے لئے راستے کی کسی روک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اُن کے سامنے عسر میں یسر میں، تنگی میں، آسائش میں، بیماری میں، صحت میں، صرف ایک مقصد ہوتا ہے کہ مَیں نے اپنے خدا سے جو عہد کیا ہے اُسے پورا کرنے والا بن سکوں۔ جو امانت میرے سپرد ہے اُس کے ادا کرنے کا حق ادا کرنے والا بن سکوں۔ ایسے لوگوں کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ (البقرة:208) اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔ اُن کے چہروں پر ہر وقت ایک سکون نظر آتا ہے۔ گویا نفسِ مطمئنہ کی تصویر بنے ہوتے ہیں۔

گزشتہ دنوں ان خوبیوں کے مالک ہمارے ایک بزرگ کی وفات ہوئی ہے جو یقیناً جماعت کا عظیم سرمایہ تھے جن کا نام محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اس جماعتی نقصان کو محض اور محض اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ اُن کے بیشمار نعم البدل پیدا فرمائے تاکہ احمدیت کا یہ قافلہ اپنی منزلوں کی طرف ہمیشہ اور تیزی سے رواں دواں رہے۔

اس وقت مَیں محترم سید عبدالحئی صاحب کا کچھ ذکرِ خیر کروں گا۔ مکرم شاہ صاحب 12 جنوری 1932ء کو کریل ضلع اننت ناگ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ بڑے ہوئے تو پھر یہ قادیان آ گئے تھے اور قادیان آنے کے بعد پھر وہیں سے جب ہندو پاک کی پارٹیشن ہوئی ہے تو یہ پاکستان آئے۔ ان کی والدہ کشمیر میں ہی تھیں۔ اُن سے یہ علیحدہ ہوئے ہیں تو پھر چالیس سال کے بعد اُن کو جا کر مل سکے ہیں۔ چالیس سال تک اپنی والدہ کو نہیں مل سکے اور یہ جدائی انہوں نے دین کی خاطر برداشت کی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل جلد 61-96 نمبر 285 مورخہ 20 دسمبر 2011ء صفحہ 1)

ان کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ان کے دادا سید محمد حسین شاہ محلّہ خانیار سری نگر کے گیلانی سید خاندان کے فرد تھے۔ اس خاندان کے افراد نے مذہبی اختلافات کی بنا پر آبائی علاقہ کو چھوڑا اور علاقہ ناڑواد میں مقیم ہو گئے۔ ان کے ایک فرزند سید عبدالمنان شاہ صاحب تھے جنہوں نے جوانی میں بیعت کی اور احمدی ہوئے بلکہ بچپن میں ہی انہوں نے احمدیت قبول کر لی تھی اور پیری مریدی کو احمدیت پر قربان کر دیا تھا۔ انہوں نے انتہائی عاجزی اور انکساری سے زندگی گزاری۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جموں و کشمیر مصنفہ محمد اسد اللہ قریشی صفحہ 132 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

تاریخِ احمدیت جموں اور کشمیر میں مکرم عبدالحئی شاہ صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ مکرم سید عبدالحئی صاحب شاہد 1941ء میں قادیان آئے اور اور 1945ء میں اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تقسیمِ ملک کے بعد 1949ء میں احمد نگر ضلع جھنگ میں دوبارہ جامعہ احمدیہ میں آئے۔ 1953ء میں مولوی فاضل پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں اول قرار پائے۔ 1955ء میں جامعۃ المبشرین سے شاہد پاس کیا۔ بعد میں ایم۔اے عربی بھی امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جموں و کشمیر مصنفہ محمد اسد اللہ قریشی صفحہ 132)

اور بڑے تحقیقی کام سرانجام دیتے رہے۔ خدام الاحمدیہ میں بھی ایک لمبا عرصہ ان کو خدمت کا موقع ملا۔ دو تین سال ماہنامہ انصار اللہ کے اور مجلّہ جامعہ کے مدیر رہے۔ تقریباً بارہ تیرہ سال پرنٹر خالد و تشحیذ الاذہان بھی رہے۔ ضیاء الاسلام پریس کے مینیجر اور پرنٹر رہے۔ مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ رہے۔ صدر بورڈ الفضل تھے۔ پہلے مینیجنگ ڈائریکٹر ایم۔ٹی۔اے پاکستان تھے۔ ڈائریکٹر فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور طاہر فاؤنڈیشن تھے، ناظر اشاعت تھے اور یہ متعدد کمیٹیوں کے ممبر رہے ہیں۔ قائم مقام ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے فرائض کی ادائیگی کی بھی ان کو توفیق ملی۔ کشمیری زبان میں ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کی توفیق پائی۔ بطور ناظر اشاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سیٹ روحانی خزائن کی کتابت اور پھر جدید کمپیوٹرائز ڈ ایڈیشن کی تیاری اور نگرانی فرمائی۔ متعدد کتب کے انڈیکس بنائے اور پیش لفظ و تعارف لکھے۔ حضرت

خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن کے حوالے سے بھی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لیکچرز پر مشتمل کتاب ’’ہومیوپیتھی‘‘ کی تیاری میں بھی آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

بڑے صائب الرائے، سادہ مزاج، شریف النفس، معاملہ فہم، حلیم الطبع، مدبر، کم گو اور ہمیشہ نپی تلی بات کرنے والے تھے۔ٹھوس علمی پسِ منظر کی وجہ سے ہر معاملے کی خوب گہرائی سے تحقیق کرتے تھے اور اپنی پختہ رائے سے نوازتے تھے۔خلفائے سلسلہ کی طرف سے موصول ہونے والے علمی موضوعات کی تحقیق اور حوالہ جات کی تخریج و تکمیل کو اول وقت میں انجام دینے کی کوشش کرتے تھے۔کتب کی تیاری، طباعت، اشاعت تک کے مراحل میں اپنے عملے کی رہنمائی کرتے اور بڑے گہرے مشورے دیتے۔آپ کے کاموں میں یہ چند اہم باتیں تھیں۔

پھر ناظر اشاعت کو پرنٹنگ کا بھی تجربہ ہونا چاہئے اور جیسا کہ الفضل اور دوسرے رسالوں کے پرنٹر و پبلشر تھے۔اس لحاظ سے ان کو پرنٹنگ کے کاغذ کو چیک کرنے کی بڑی مہارت تھی۔ پریس مشینری کی ایک ایک چیز، اُن کی قسمیں، ٹیکنیکل معلومات آپ کو ازبر ہوتی تھیں۔ اسی طرح کتاب کی اشاعت ہو یا اخبارات کی طباعت، ہر معاملے میں بڑی معین اور ٹھوس رہنمائی فرماتے۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل جلد 61-96 نمبر 285 مورخہ 20 دسمبر 2011ء صفحہ 1و8)

پھر عبدالحئی شاہ صاحب کے بارے میں الفضل میں بھی لکھا گیا ہے کہ اپریل 1945ء میں زندگی وقف کرنے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن عہدِ وقف زندگی کا فارم 11 نومبر 1950ء کو پُر کیا۔اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا کہ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ پھر جامعہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کی تعلیم کے دوران میٹرک کا امتحان یونیورسٹی میں چھٹی پوزیشن حاصل کر کے پاس کیا۔ جامعہ میں بھی ہر سال اللہ کے فضل سے پہلی پوزیشن لیتے رہے۔ اسی طرح مولوی فاضل کے امتحان میں صوبہ بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

فروری 1956ء میں ان کی پہلی تقرری ہوئی اور مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 29 جون 1982ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کو ناظر اشاعت مقرر فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے علمی نکات سے مزین درس القرآن میں حوالہ جات کی تخریج کے ذریعے معاونت کا شرف حاصل کیا۔روزانہ رات تین تین بجے تک اپنی ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے یہ کام سرانجام دیا۔ جب تک جملہ امور مکمل کر کے لندن فیکس نہ کر دیتے تھے، آرام نہیں کرتے تھے۔خطبات وغیرہ کے لئے بھی علمی معاونت کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ترجمہ قرآن کی اور ہومیوپیتھی کی جو کتاب تھی اُس کی تدوین ٹیم کے ممبر تھے۔اس سلسلے میں اپنے مفوضہ کاموں کو بہت خوش اسلوبی سے مکمل کیا۔تراجم قرآن منصوبہ کے تحت قرآنِ کریم کے پنجابی، سندھی، پشتو اور سرائیکی زبانوں میں تراجم کی تکمیل و اشاعت کی توفیق ملی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل جلد 61-96 نمبر 286 مورخہ 21 دسمبر 2011ء صفحہ 1و8)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ایک دفعہ 6 ستمبر 1997ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ ’’سید عبدالحئی صاحب میں مَیں نے یہ خوبی دیکھی ہے کہ جب بھی ان کو کوئی معین بات سمجھا دی جائے، خواہ وہ ذاتی علم نہ بھی رکھتے ہوں، ذاتی علم والوں کی تلاش کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اُن کو میں نے کسی کتاب کے متعلق ہدایت کی ہو اور بعینہٖ وہی چیز انہوں نے تیار نہ کی ہو۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک گہری فراست حاصل ہے۔بہت باریک بینی سے چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 1997ء بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ جلد 48-83 نمبر 35 مورخہ 14 فروری 1998ء صفحہ 3 کالم 1)

پھر اب جب 2008ء میں مَیں نے ان کو کہا کہ روحانی خزائن کی کمپیوٹرائزڈ اشاعت ہونی چاہئے، پرنٹنگ ہونی چاہئے تو بڑی محنت سے انہوں نے اُس کام کو سرانجام دیا۔اس سیٹ کا جو نیا کمپیوٹرائزڈ سیٹ چھپا ہے، اس کی بہت سی خصوصیات کے علاوہ عبدالحئی شاہ صاحب نے اس بات کا بھی خیال رکھا کہ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق رہے تاکہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے جو حوالہ جات ہیں اُن کی تلاش میں سہولت رہے۔ اس کے علاوہ اس سیٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مضامین، عربی نظمیں وغیرہ جو کسی وجہ سے پہلے نہیں شائع ہو سکی تھیں، وہ بھی اس میں شامل کی گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا اردو زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے، اس کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اظہارِ تشکر کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے کہ:

’’قرآنِ کریم کا جو یہ ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے اس کی تیاری میں میرے ساتھ یہاں لندن سے علماء کی ایک ٹیم نے مسلسل کام کیا ہے۔اسی طرح مرکزِ سلسلہ ربوہ میں بھی علماء کی ایک ٹیم مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب (ناظر اشاعت) کی قیادت میں ترجمہ پر نظرِ ثانی کر کے قیمتی مشوروں اور آراء سے میری معاونت کرتی رہی ہے۔ان سب کی اگر اجتماعی مدد میرے ساتھ نہ ہوتی تو مجھ اکیلے کے لئے یہ کام ممکن نہیں تھا‘‘۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمدؒ۔ زیر ’’اظہار تشکر‘‘ شائع شدہ۔ اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ، یو۔کے 2002ء)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1997ء کے اپنے ایک خط میں محضر نامہ جو شائع ہوا تھا اور اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا، کے حوالے سے فرمایا کہ:

’’محضر نامہ بہت اچھا شائع ہو گیا ہے۔ بہت خوشی ہوئی ہے۔ ماشاء اللہ آپ بہت محنت اور سلیقے سے کام کرتے ہیں‘‘۔ (مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بنام مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب بتاریخ 14 اپریل 1997ء)

پھر ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شاہ صاحب کو لکھا کہ:

’آپ کی مرسلہ رپورٹ (562/10-5-93) (تاریخ فلاں کو) موصول ہوئی۔ ماشاء اللہ بڑا بھرپور کام کر رہے ہیں اور بہت productive ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ واحد ناظر ہیں کہ جنہیں مفوضہ کاموں کے لئے کبھی یاددہانی کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ‘‘۔ (آگے پھر خط ہے)۔

(مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بنام مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب بتاریخ 9 جون 1993ء)

اللہ تعالیٰ نے اُن کو کام کرنے کی بڑی توفیق بھی عطا فرمائی۔ان تمام تعریفی کلمات نے اُن میں مزید عاجزی پیدا کی اور محنت کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔ یہ نہیں کہ تعریفی کلمات ہو گئے ہیں تو پھر کام میں کمی آ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ملفوظات کی جلدیں ہیں اُن کو پاکستان میں دس سے پانچ میں تبدیل کیا گیا اور ان جلدوں میں موجود تمام قرآنی آیات، تمام قرآنِ کریم کے حوالہ جات درج کئے گئے۔حسبِ ضرورت نئے عناوین قائم کئے۔قارئین کی سہولت کے لئے ہر جلد کے آخر میں مضامین، آیاتِ قرآنی، اسماء اور مقامات کے انڈیکس نئے سرے سے مرتب کئے گئے۔لیکن اب پچھلے سال یا اسی سال کے جلسے پر جب آئے تو مَیں نے اُن کو کہا کہ پانچ جلدوں کے بجائے دوبارہ دس جلدوں میں اُس کو بدل دیں اور وہاں بھی اسی طرح پرنٹ ہو تو زیادہ بہتر ہے۔انہوں نے ہلکا سا بھی یہ اظہار نہیں کیا کہ اتنی محنت کر کے ہم نے اس کو پانچ جلدوں میں سمیٹا ہے اور اس طرح انڈیکس بنائے ہیں تو دوبارہ اس کو پھیلانے میں کچھ دقت ہو گی۔بغیر کسی ہلکے سے بھی اظہار کے فوراً انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم اس کو دس جلدوں میں دوبارہ شائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ملفوظات وہ کتابیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر مشتمل ہیں۔اس میں volume چھوٹا ہو جائے تو پڑھنے میں زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔آدمی ہر وقت ساتھ سفر میں، چلتے ہوئے، لیٹے ہوئے کسی وقت بھی پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ چھوٹی جلد میں بہ نسبت بھاری جلد کے میرے خیال سے زیادہ فائدہ رہتا ہے اور پڑھنے میں آسانی رہتی ہے۔تو بہر حال انہوں نے فوراً اس پر کام شروع کر دیا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیرِ کبیر پر مشتمل علوم و معارف کا جو بیش بہا اور نایاب خزانہ ہے اس کی بہت سی مختلف جلدیں ہیں جو دس جلدوں کے ایک سیٹ کی شکل میں شائع شدہ ہیں۔انہوں نے پڑھنے والوں کی سہولت کے لئے اُن کا بھی ایک بڑا comprehensive قسم کا انڈیکس بنا دیا ہے جس میں اسماء ہیں، جغرافیائی مقامات ہیں، حل لغات کے مکمل انڈیکس ہیں۔

آپ انجمن کی مختلف کمیٹیوں کے ممبر رہے۔مشاورتی پینل شعبہ تاریخِ احمدیت، مجلسِ افتاء، خلافت لائبریری کمیٹی، منصوبہ بندی کمیٹی، آڈیو وڈیو کیسٹس محفوظ کرنے کی کمیٹی، تبرکات کے محفوظ کرنے کی کمیٹی، صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی کے ممبر رہے۔اسی طرح آپ کو اسیرِ راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔الفضل بورڈ کے آپ صدر رہے۔

عبدالحئی شاہ صاحب اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے کی۔ کہتے ہیں کہ حضور کی پُررعب شخصیت اور شفقت کے تعلق میں یہ بات بھی مجھے یاد آئی ہے کہ جب حضور نے سلسلے کے بعض اہم کام میرے سپرد فرمائے تو پہلی محکمانہ ملاقات میں جب حضور نے خاکسار کو یاد فرمایا تو مَیں حضور کے سامنے گیا تو میرے ہاتھ فرطِ رعب سے لرز رہے تھے۔حضور نے انتہائی ملاطفت سے خاکسار کو فرمایا۔نروس ہونے کی کیا بات ہے؟ کام کو اچھی طرح مجھ سے سمجھ لیا کرو اور اُسے پوری محنت سے کرو۔ پھر میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا جس سے میری یہ حالت جاتی رہی۔حضور اعتماد کرنے میں جلدی نہیں کرتے تھے اور جب حضور کسی پر اعتماد کر لیتے تھے تو پھر اُس کو بھرپور شفقت، رہنمائی اور عفو و درگزر سے نوازتے تھے اور نوازتے ہی چلے جاتے تھے۔

(ماخوذ از ماہنامہ خالد جلد 30 شمارہ 7-6 ’’سیدنا ناصر نمبر‘‘ اپریل مئی 1983ء صفحہ 156)

لکھتے ہیں کہ ایک مقدمہ کے سلسلے میں میری گرفتاری کے وارنٹ نکلے۔(وہاں پاکستان میں رسالوں

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

کے ایڈیٹرز اور پرنٹرز وغیرہ پر وارنٹ گرفتاری تو بہت سارے نکلتے رہتے تھے تو ان کے بھی وارنٹ گرفتاری نکلے)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو جب پتہ لگا۔ آپ نے اُن کو بلایا۔ ساتھ وکلاء کو بلایا۔ میٹنگ ہوئی۔ اُس کے بعد لکھتے ہیں کہ جب ہم چلے آئے تو حضور نے اپنے ایک بیٹے کو بھجوایا کہ عبدالحیٔ کو کہو: گھبرانا نہیں۔ مَیں اس کے لئے دعا کروں گا۔

(ماخوذ از ماہنامہ خالد جلد30 شمارہ 6-7 ''سیدنا ناصر نمبر'' اپریل مئی 1983ء صفحہ 157)

آگے خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اُس بیٹے کا یہ حوالہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے جانے کے بعد مجھے بلا کر کہا کہ دیکھو! ابھی یہاں سے شاہ صاحب وغیرہ گئے ہیں۔ ایک کیس ہے انہوں نے لاہور یا اسلام آباد جانا تھا۔ ابھی گئے نہیں ہوں گے۔ اُن کو جا کر کہو کہ اُن کے جانے کے فوراً بعد پریشانی میں جب مَیں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ میری زبان پر جاری فرمائے کہ ؎

''کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو''

(ماخوذ از ماہنامہ خالد جلد30 شمارہ 6-7 ''سیدنا ناصر نمبر'' اپریل مئی 1983ء صفحہ 37)

اس لئے پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ چند دن میں (ان کے خلاف ایک بڑا خوفناک کیس بنایا گیا تھا، بڑا سنگین قسم کا کیس تھا) وہ سب معاملہ ختم ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو یہ بتانا، اس بات کی بھی سند ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں محترم شاہ صاحب کا شمار نیک بندوں میں ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتے ہیں۔ لیکن ایک اور موقع پر بعد میں اُن پر کیس ہوا تو اسیرِ راہ مولیٰ ہونے کا بھی اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا۔

یہ کیس جو اُن پر بنایا گیا، یہ ایک پمفلٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مصرعہ پر تھا کہ ''یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے'' جو لجنہ کی طرف سے رسالے میں شائع ہوا تھا۔ جب یہ شائع ہوا تو اس پر سیکرٹری لجنہ، اُن کے کاتب محمد ارشد صاحب اور سید عبدالحیٔ شاہ صاحب پر یہ مقدمہ قائم کر دیا گیا اور عبدالحیٔ شاہ صاحب اور محمد ارشد صاحب کو کئی روز حوالات میں رکھا گیا اور ان پر مقدمہ کئی ماہ جاری رہا۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ جلد سوم صفحہ 534 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

ایک مربی صاحب نے لکھا کہ شاہ صاحب بتاتے ہیں شروع میں واقفِ زندگی کو الاؤنس بہت تھوڑا ملا کرتا تھا، جس سے گزارہ بڑی مشکل سے ہوا کرتا تھا تو اس پر میرے سُسر نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ تم دنیاوی لحاظ سے بھی بہت زیادہ پڑھے لکھے ہو اس لئے تم دنیا کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں کیوں نہیں چلے جاتے؟ مَیں نے اُنہیں کہا (شاہ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُنہیں کہا کہ) مَیں نے دو معاہدے کئے ہوئے ہیں۔ ایک معاہدہ تو یہ شادی کا آپ کی بیٹی کے ساتھ ہے اور دوسرا خدا کے ساتھ وقفِ زندگی کا عہد ہے۔ اب آپ بتائیں کونسا عہد توڑوں؟ اور پھر کہتے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد مَیں نے اُن کو کہا کہ اگر پہلا عہد قائم رکھتے ہوئے دوسرے عہد کو توڑ دوں تو یہ کس طرح ہو گا؟ اس بات کو سُن کے اُن کے سسر خاموش ہو گئے اور آئندہ کبھی پھر اس موضوع پر بات نہیں کی۔ شاہ صاحب کہتے ہیں، خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری زندگی بے حساب نوازا ہے۔ پرانے بزرگوں کی یہ بھی ایک نیک فطرت تھی کہ آپ کے سسر کو وقتی طور پر آپ کی حالت دیکھ کر جو ایک بشری تقاضا بھی ہے خیال آیا لیکن آپ کے جواب سے بالکل خاموش ہو گئے کہ خدا سے عہد توڑنے کا تو ایک احمدی کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا اور اس سے شاہ صاحب کے توکل کا بھی پتہ چلتا ہے اور اُس وقت خدا تعالیٰ نے بھی آپ کے توکل اور عہد کی پابندی کے جذبات کو ایسا نوازا کہ کہتے ہیں پھر ساری زندگی کبھی مجھے کوئی تنگی نہیں ہوئی۔

اپنے ماتحتوں سے حسنِ سلوک اور جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کے اکاؤنٹنٹ بتاتے ہیں کہ شاہ صاحب کے ساتھ پندرہ سال کام کیا ہے۔ مجھے سوائے ایک واقعہ کے اور کوئی موقع یاد نہیں جب آپ نے کبھی شدید غصے کا اظہار کیا ہو اور ہوا یہ تھا کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر ہم نے ایک دفتر کو کچھ کتابیں محترم شاہ صاحب کو بتائے بغیر دے دی تھیں۔ جب کسی دوست نے محترم شاہ صاحب کو اس امر کے بارے میں بتایا تو شاہ صاحب نے شدید برہمی کا اظہار فرمایا اور شاہ صاحب کی ناراضگی کی وجہ سے میں دو دن تک آپ کے کمرے میں نہیں گیا۔ دو روز بعد آپ نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا اور مسکرائے اور آپ کے سامنے بسکٹ وغیرہ پڑے ہوئے تھے وہ آپ نے مجھے دیئے۔

ایک اور ان کے مددگار کارکن محمد اقبال صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں۔ کہ بیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے ہمیشہ بیٹوں کی طرح ہمارے ساتھ سلوک رہا۔ کارکنان کے ساتھ ہمیشہ بہت پیار اور محبت کا سلوک رہا اور آپ کا رنگ حد درجہ درویشانہ تھا۔ اگر کسی کارکن کی مدد کرتے تو دوسرے کو اس کا علم بھی نہ ہونے دیتے۔ اسی طرح اگر اپنا ذاتی کام کرواتے تو باقاعدہ حق ادا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح اگر کسی کارکن کے بچے کی شادی ہوتی تو جس حد تک مدد کر سکتے تھے آپ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی بیشمار ضرورت مندوں کی مدد کرتے تھے۔

اُن کی وسعتِ علمی کے بارے میں عبدالمجید عامر صاحب جو ہمارے یہاں عربی ڈیسک کے ہیں، لکھتے ہیں کہ جب سے خاکسار نے روحانی خزائن کا ترجمہ شروع کیا ہے اُن کے ساتھ تعلق رہا۔ خاکسار کو بعض مشکل مقامات کے حل کے سلسلے میں اُن سے رہنمائی اور ہدایت کی ضرورت پڑتی تھی۔ محترم شاہ صاحب نے ہر دفعہ خندہ پیشانی سے نہایت محققانہ اور عالمانہ رنگ میں بروقت رہنمائی فرمائی۔ خاکسار کے تأثرات پر ان کا جواب ہمیشہ بہت مدلل اور تسلی بخش اور سوال کے تمام جوانب پر، ہر پہلو پر پوری طرح محیط اور ساتھ ہی شفقت اور اخلاقِ عالیہ کی چاشنی سے پُر ہوا کرتا تھا۔ اگر خاکسار کوئی تجویز پیش کرتا تو بڑی خندہ پیشانی سے اُسے قبول فرماتے۔ اُن کی شفقتوں کا یہ سلسلہ تادمِ آخر جاری رہا۔

مبشر ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ جامعہ کی سالانہ کھیلوں پر تقسیمِ انعامات کے لئے سلسلہ کے بزرگوں میں سے بعض خصوصی مہمان بلائے جایا کرتے تھے۔ ایک سال جن بزرگ خادمِ سلسلہ کو بلایا گیا اُن کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے فرمایا کہ کام کرنے والے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو ایک ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور ایک ہاتھ سے تالی بجاتے رہتے ہیں یعنی اپنے کاموں کو مشہور کرتے رہتے ہیں۔ بتاتے بھی ہیں کہ ہم نے یہ کام کیا اور وہ کام کیا۔ کچھ وہ ہوتے ہیں جو دونوں ہاتھوں سے تالی بجا رہے ہوتے ہیں اور کام وام کچھ نہیں کر رہے ہوتے، شور شرابہ زیادہ ہوتا ہے، پراپیگنڈہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دونوں ہاتھوں سے کام کرتے رہتے ہیں اور اُنہیں کوئی غرض نہیں ہوتی کہ اُن کے کام کو کوئی دیکھے اور اُن کی واہ واہ ہو۔ آج ایسے ہی خادمِ سلسلہ ہمارے مہمان ہیں یعنی سید عبدالحیٔ شاہ صاحب۔

تو یہ سو فیصد درست بات ہے۔ مَیں نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ بڑی خاموشی سے کام کرتے چلے جاتے تھے۔ بیمار تھے، پاؤں سوجے ہوتے تھے۔ ایک دن مَیں نے اُن کو پوچھا بھی کہ آپ کے پاؤں سوجے ہوتے ہیں، تکلیف نہیں ہوتی؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو کام کرتے وقت کبھی احساس نہیں ہوا، میں کام میں اتنا جُت جاتا ہوں کہ مجھے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ انجمن کے اجلاسوں میں مَیں نے دیکھا ہے بہت کم بولتے تھے لیکن جب بولتے تھے تو بڑی ٹھوس صائب رائے ہوتی تھی۔

پھر مبشر ایاز صاحب ہی لکھتے ہیں کہ خاکسار کو جب اُن کے کچھ قریب ہونے کا موقع ملا اور پھر کچھ عرصہ اُن کے نائب کے طور پر کام کرنے کا بھی موقع ملا تو اُنہیں واقعی ایسا ہی پایا۔ خاموش طبع، درویش صفت، انتھک محنت کرنے کے ساتھ اور بھی بیشمار خوبیوں کا مالک پایا۔ دفتر آتے ہی کام میں گویا جُت جاتے تھے۔ پنجابی میں محاورہ ہے ''سر سُٹ کے'' کام کرنا شروع کر دیتے تھے۔ دفتری خطوط سے لے کر روحانی خزائن اور قرآنِ مجید کی پروف ریڈنگ تک کا کام خود کرتے اور پھر اس خادم اور قابلِ رشک اور تقلید خادمِ سلسلہ کو کچھ پتہ نہ چلتا کہ کب چھٹی ہوئی ہے اور لوگ جا بھی چکے ہیں۔ کام کرتے کرتے پاؤں سوج جایا کرتے لیکن یہ اللہ کا بندہ کام کام اور صرف کام کرتا رہتا۔ بے غرض اور بے نفس اور ایک درویش صفت انسان تھے۔ بہت قریب سے خاکسار کو دیکھنے کا موقع ملا۔ دکھاوا اور نمود و نمائش تو چھو کر بھی نہیں گزری۔ حلیمی اور چشم پوشی انتہا کی تھی۔ سلسلے کی تاریخ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اور مأخذ تھے۔ باوجود کثرتِ کار کے ہنس مکھ تھے۔ درویش طبع اور عجز و انکسار کے پتلے تھے۔ مَیں نے خود مشاہدہ کیا کہ سلسلے کے پیسے کو بہت احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر بلکہ کئی دفعہ سوچ کر خرچ کرتے تھے۔ بہت احساس تھا کہ سلسلے کا پیسہ ضائع نہ ہو۔ اپنے کارکنان کے ساتھ ہمدردی اور ستاری اور حلیمی کا بہت زیادہ مادہ تھا۔ لمبا عرصہ بیمار رہے لیکن بیماری کو اپنے کام میں روک نہیں بننے دیا۔

پھر اُن کے ایک اور مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ذات میں اَنا اور کبر کا ادنیٰ سا بھی شائبہ نہ تھا اور حقیقی طور پر ایک بے نفس، درویش صفت اور فرشتہ سیرت انسان تھے۔

ایک اور مربی صاحب لکھتے ہیں کہ جب روحانی خزائن کا کام ہو رہا تھا تو اُس وقت اس عاجز کو ایک واقعہ سے پتہ چلا کہ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر کس قدر یقین ہے۔ وہ واقعہ اس طرح ہے کہ ہنری مارٹن کلارک والے مقدمے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر جگہ جج کا نام ڈگلس لکھا ہے، لیکن روحانی خزائن جلد 15 کتاب تریاق القلوب صفحہ 349 میں جج کا نام جے، آر، ڈرمنڈ اور جگہ کا نام پٹھانکوٹ لکھا ہے۔ اس کام کے لئے ریسرچ سیل اور تاریخ احمدیت والوں کو بھی لکھا گیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ دونوں کی رائے یکساں تھی کہ سہو کتابت ہے۔ لیکن مکرم شاہ صاحب کی رائے یہ تھی کہ اتنی بڑی سہو نہیں ہو سکتی اور آپ نے اس کے اوپر کوئی حاشیہ نہ دیا اور اس کو اسی طرح رہنے دیا۔ لیکن جب روحانی خزائن جلد 18 میں نزول المسیح کے اوپر کام ہو رہا تھا تو وہاں صفحہ 578 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے ''عبدالحمید دوبارہ ڈیڑھ سال بعد پکڑا گیا تو اُس سے وہی بات دوبارہ پوچھی گئی تو وہ اپنے بیان پر قائم رہا کہ مَیں نے عیسائیوں کے سکھلانے پر کہا تھا'' (یعنی دوسری دفعہ جب پکڑا گیا تو اس وقت جج دوسرا تھا جس کا وہ نام تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا، نہ کہ پہلی دفعہ)۔ پھر لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب کبھی بے چین نہیں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہوتے تھے اور ہمیشہ اپنے کارکنان کے ساتھ محبت کا سلوک کرنے والے تھے۔

خلافت لائبریری ربوہ کے لائبریرین صاحب لکھتے ہیں کہ بہت ہی نافع الناس وجود تھے۔ خاکسار نے دیکھا ہے کہ وہ سلسلے کا کام بہت محنت اور لگن سے کرتے۔ اپنی بیماری کے باوجود پورا وقت کام کرتے رہتے۔ ہمیشہ اُن کے پاؤں سوجے رہتے تھے۔ اُن کو بیماری تھی۔ تکلیف تھی۔ دل کی تکلیف بھی تھی۔ لکھتے ہیں کچھ ماہ قبل براہین احمدیہ کے ایڈیشن چیک کرنے سے متعلق ایک کام لندن سے آیا تھا (مختلف ایڈیشنز جو تھے اُن کو چیک کرنے کے لئے مَیں نے ایک کام سپرد کیا تھا) تو محترم شاہ صاحب نے خاکسار کو پیغام بھیجا (لائبریرین صاحب کو) کہ جتنے ایڈیشن براہینِ احمدیہ کے تھے اُن کو ایک کارٹن میں ڈال کر اکٹھے کر لیں۔ کہتے ہیں مَیں نے سب ایڈیشن اکٹھے کر کے ایک کارٹن میں ڈال دیئے اور پوچھا کہ چیک کروانے کے لئے لے آؤں؟ تو کہنے لگے: کیوں تکلیف کرتے ہو میں خود آ جاتا ہوں۔ اور اس کے باوجود کہ چلنا مشکل تھا۔ لائبریری خود تشریف لائے اور براہینِ احمدیہ کے سارے ایڈیشن چیک کئے۔ کہنے لگے کہ پرانے ایڈیشن میں سے کوئی ضائع نہ ہو جائے اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ آ کر خود چیک کرلوں اور پھر کئی گھنٹے لگا کر خود چیک کئے۔

ہمارے عربی ڈیسک کے محمد احمد نعیم صاحب لکھتے ہیں کہ تفسیرِ کبیر کا تفصیلی انڈیکس تیار کرنا جب کہ کمپیوٹر بھی نہیں ہوتا تھا بہت محنت طلب اور باریک بینی کا متقاضی تھا جو آپ نے بڑی محنت سے تیار کیا۔ پھر آپ کی انکساری یہ ہے کہ موجودہ روحانی خزائن میں کئی ایک پرنٹنگ کی غلطیاں رہ گئی ہیں اور ترجمے کے دوران جب بھی ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے جہاں غلطی تھی بڑے حوصلے سے اعتراف کیا اور جہاں کوئی وضاحت ہو سکتی تھی مناسب وضاحت کی اور بہت جلد ایسے استفسارات کا جواب موصول ہو جاتا تھا۔ بڑی محنت سے انہوں نے پروف ریڈنگ بھی کی تھی لیکن بشری تقاضے کے تحت غلطیاں پھر بھی رہ جاتی ہیں اور اس کا ان کو صدمہ بھی بڑا تھا کہ اتنا خوبصورت پرنٹ شائع ہوا ہے تو اس میں غلطیاں نہیں رہنی چاہئے تھیں۔

ہمارے ایک مربی سلسلہ کلیم احمد طاہر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے گیارہ سالوں میں آپ کو ہمیشہ کام میں ہی مصروف پایا۔ بہت ہی خاموش خدمت گزار تھے اور ہر کام بہت محنت اور ذمہ داری سے کرتے تھے۔ حیرت ہوتی تھی کہ اس عمر میں بھی ماشاء اللہ اتنا کام کرتے ہیں۔ پھر دفتر ٹائم کے بعد شام کو عربک بورڈ کے اجلاسات میں شامل ہوتے۔ آپ نے روحانی خزائن کے کام کے دوران ہر کتاب کا ایک ایک پروف خود لفظاً لفظاً پڑھا ہے۔

غرضیکہ بہت علمی آدمی تھے اور بڑی محنت کرنے والے واقفِ زندگی تھے۔ اپنے پرانے مبلغین کو بتایا کرتے تھے کہ صدر انجمن احمدیہ کا میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے جب بہت سادگی تھی اور کفایت شعاری کی وجہ سے بہت سی سہولتیں جو غیر ضروری سمجھی جاتی تھیں وہ نہیں ہوتی تھیں اور چھت کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے کہ اب تو ہر جگہ بجلی کے پنکھے چل رہے ہیں۔ یہاں جو یہ ایک پائپ لگا ہوا ہے پرانے دفتر میں اس پر ایک پنکھا ہوتا تھا جس کے ساتھ رسّی ہوتی تھی۔ جب ہوا کی ضرورت ہوتی تو اُس رسّی کو ہلا لیا کرتے تھے۔ کوئی بجلی نہیں تھی۔ کوئی کچھ سہولت نہیں تھی۔

انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقبوضہ کشمیر کے کسی علاقے میں اُن کو ایک پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا۔ راولپنڈی پہنچے تو دیکھا کہ کوئی سواری نہیں تھی۔ اگر کسی سواری کا انتظام کرتے تو دیر ہو جاتی اور خلیفۃ المسیح کے حکم کی تعمیل کو اول وقت میں کرنے کی غرض سے آپ راولپنڈی سے پیدل ہی روانہ ہو گئے اور واپسی بھی پیدل کی اور حضور کا پیغام متعلقہ جگہ بخوبی پہنچا دیا۔

آپ نے ایک بچی بھی پالی ہوئی تھی جس کا مربی کے ساتھ بیاہ کیا اور اُس کو بچوں کی طرح رکھا اور ہمیشہ بعد میں بھی اُس کا حال پوچھتے رہتے، اظہار کرتے رہتے، تحفے تحائف بھیجتے تھے۔ گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک تھا۔ بچے کہتے ہیں کبھی اونچی آواز میں ہم نے اُن کو بولتے یا ڈانٹتے نہیں سنا۔ بچوں کی عزتِ نفس کا بہت خیال کرتے تھے۔ بہت اعلیٰ انداز میں تربیت کی۔ زندگی کے ہر عمل میں سادگی کا پہلو نمایاں تھا۔ خود نمائی سخت ناپسند تھی۔ ہر عمل میں صبر کی اعلیٰ مثال تھے۔ کبھی اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے تھے چاہے بیماری ہو یا کوئی اور پریشانی ہو۔ اس قدر صبر تھا کہ آپ کی والدہ جو مقبوضہ کشمیر میں تھیں اُن کی وفات کی خبر جب بذریعہ خط ملی تو بڑے صبر سے اس صدمے کو برداشت کیا اور کئی دن کسی سے ذکر بھی نہیں کیا۔

مہمان نوازی بہت زیادہ تھی۔ جلسہ سالانہ پر کشمیر سے مہمان آیا کرتے تھے تو سارا گھر اُن کو دے کر خود اپنے بچوں سمیت ایک سٹور میں چلے جایا کرتے تھے۔ اور وقف کے عہد کو نبھانے کی کوشش میں ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ آخری وقت تک اس بارے میں متفکر رہے۔ آخری چند سالوں میں کئی دفعہ اپنے بچوں کے پاس بیرونِ ملک تشریف لے گئے۔ ان کے بچوں میں تقریباً سارے بیٹے ان کے باہر ہی ہیں۔ بڑے بیٹے ان کے احمد یحییٰ صاحب ہیں جو Humanity first کے چیئرمین بھی ہیں۔ جب بچوں کے پاس آتے تھے تو عزیزوں نے اور بچوں نے اصرار کیا کہ یہیں رہ جائیں تو فرماتے تھے کہ مَیں نے زندگی وقف کی ہے۔ کچھ تھوڑا سا وقت وقف نہیں کیا۔ آپ کے پاؤں میں بہت تکلیف تھی اور ہر وقت سوجن رہتی تھی جیسا کہ مَیں نے بتایا۔ اس کے باوجود باقاعدہ دفتر جاتے تھے اور اپنے کام میں حرج نہ ہونے دیتے تھے۔ آخری بیماری میں پانچ دفعہ ہسپتال گئے لیکن ہر دفعہ ڈاکٹر سے یہی سوال ہوتا تھا کہ مَیں دفتر کب جا سکوں گا۔ وفات سے دو تین دن پہلے دفتر گئے۔ وہاں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ اس دوران میں ان کو تکلیف ہوئی ہے اور پھر وہاں سے بارہ بجے چیک اپ کے لئے گئے تو ڈاکٹروں نے داخل کر لیا۔ وہاں بھی بیڈ پر لیٹے ہوئے دفتر کا کام چیک کیا کرتے تھے۔ کارکنان کاغذات لے آتے تھے اور کام کرتے رہتے تھے۔ آخری دن کہا کہ دعا کریں اور اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اُن کو پتہ لگ گیا تھا کہ اُن کی وفات کا وقت قریب ہے تو کہنے لگے کہ میری فلائٹ کا وقت ہو گیا ہے۔ جو بھی فیکس یہاں سے جاتی تھی ہمیشہ اپنے ہاتھ سے اُس کا جواب دیا کرتے تھے۔ اب تک جو اُن کا آخری خط بھی مجھے آیا، وہ بھی اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا کسی کلرک سے نہیں لکھوایا اور نہ ہی کمپوز کرواتے تھے اور آرام آرام سے بڑا خوبصورت لکھتے تھے۔ حالانکہ کمزوری کی وجہ سے اُن کے ہاتھ بھی کانپتے تھے لیکن پھر بھی بڑا وقت لگا کر لکھا کرتے تھے۔ 14؍دسمبر کو ساڑھے گیارہ بجے تک دفتر میں رہے اُس کے بعد وفات ہوئی جیسا کہ میں نے بتایا کہ آپکی خواہش یہی تھی کہ آپ کی وفات دفتر میں ہی ہو۔ ہسپتال میں یہ فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ روحانی خزائن کی تمام غلطیوں کا کام مکمل کر کے اس فرض سے فارغ ہو جاؤں لیکن اس بات کی مہلت نہیں ملی۔

ایک مربی سلسلہ جو نظارتِ اشاعت میں ہیں لکھتے ہیں کہ عبدالحیٔ شاہ صاحب کے ہم زلف نے اُنہیں بتایا کہ 17 دسمبر کو شاہ صاحب نے خواب دیکھا کہ ان کی اہلیہ آئی ہیں اور انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے ابھی تک ٹکٹ نہیں لیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ابھی تک نہیں لیا۔ کچھ وقفے کے بعد دوبارہ شاہ صاحب نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ ہاں مَیں نے ٹکٹ بھی لے لیا ہے اور بورڈنگ بھی ہو گئی ہے۔

جس روز محترم شاہ صاحب کی وفات ہوئی اس دن صبح دس بجے کے قریب اُن کے دوست ہسپتال میں شاہ صاحب کی عیادت کے لئے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے جو کوشش کرنی تھی وہ کر لی ہے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے اپنے بیٹے عمران کو بلایا اور ہلکا سا کہا کہ فلائٹ آ گئی ہے۔ بیٹے کو سمجھ نہ آئی اور بات سمجھنے کے لئے قریب ہوا لیکن اس کے بعد وفات ہو گئی۔ کوئی بات نہ کر سکے۔

تو یہ خادمِ سلسلہ آخر دم تک سلسلہ کے لئے وقف رہا اور حتی المقدور سلسلے کے کام کو ہر دوسری بات پر ترجیح دی۔ شاہ صاحب نے دینی علم حاصل کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں تو اُن پر عمل بھی کیا۔ صرف علم ہی حاصل نہیں کیا جیسا کہ مختلف احباب نے بیان کیا ہے اور مَیں نے بتایا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہمیشہ کوشش کی۔ جب میں ناظرِ اعلیٰ تھا تو اس وقت وہ ناظر اشاعت تھے۔ اُس وقت بھی مَیں نے اُن کو کامل اطاعت کرنے والا پایا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ردا مجھے پہنائی تو شاہ صاحب کو اخلاص و وفا میں پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھا ہوا پایا اور یقیناً ہونا بھی یہی چاہئے تھا کہ خلافت سے ایک اَور تعلق ہوتا ہے۔ بیعت کی روح کو سمجھنے والے اور اپنی تمام تر طاقتوں سے اُس کا حق ادا کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور خلیفہ وقت کو اور خلافتِ احمدیہ کو ہمیشہ ایسے جانثار اور خدمت کرنے والے سلطانِ نصیر اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

ابھی جمعہ کی نماز کے بعد ان کی نمازِ جنازہ انشاء اللہ پڑھاؤں گا۔

اس کے ساتھ ہی چند جنازے اور بھی ہیں۔

پہلا ہے امتیاز بیگم صاحبہ کا جو مکرم و محترم مولانا محمد منور صاحب مرحوم جو ایسٹ افریقہ میں مبلغ رہے ہیں، اُن کی اہلیہ تھیں۔ 15 دسمبر کو اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1936ء میں آپ پیدا ہوئی تھیں اور 24؍نومبر 1952ء کو ان کی شادی مولانا محمد منور صاحب سے ہوئی تھی۔ آپ مولوی صاحب کی دوسری اہلیہ تھیں اور شادی کے وقت سے لے کے جب تک مولوی محمد منور صاحب ریٹائر ہو کے میدانِ عمل سے واپس آئے، سوائے تین چار سال کے باقی سارا عرصہ مرحومہ کو اپنے بزرگ واقفِ زندگی خاوند کے ساتھ کینیا، تنزانیہ، فلسطین اور نائیجیریا میں خدمت کی توفیق ملی۔ مولوی محمد منور صاحب نے اپنی کتاب ''ایک نیک بی بی کی یاد میں'' اپنی دونوں بیویوں کے آپس کے سلوک کی بہت تعریف فرمائی ہے اور اس کتاب کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی بڑی تعریف فرمائی تھی کہ اس طرح رہنا چاہئے۔ مولانا محمد منور صاحب کی پہلی بیوی کو یہ (دوسری بیوی جو تھیں جن کی وفات ہوئی ہے) ہمیشہ آپا کہہ کر بلایا کرتی تھیں۔ کبھی ان کے لئے سوت یا سوکن کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی کبھی منفی رویہ اور سلوک روا رکھا۔ دونوں بیویوں کا آپس میں بڑا ہی اچھا سلوک تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی اولاد کا اتنا خیال رکھا کرتی تھیں کہ لوگ

مکان برائے فروخت

ربوہ میں محلّہ دارالعلوم غربی (نزد مسجد خلیل) میں ساڑھے دس مرلے کا جدید طرز پر تیار شدہ ڈبل سٹوری مکان فوری فروخت کے لئے دستیاب ہے۔ تمام بیڈ رومز کے ساتھ اٹیچ باتھ کی سہولت۔ بجلی، پانی اور گیس کے کنکشن موجود ہیں۔

رابطہ کے لئے

برطانیہ میں: (صفدر عباسی)

07438753606 / 01252727501

پاکستان ربوہ میں: (محمود عباسی)

03217700134

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

اُن کے بچوں سے پوچھا کرتے تھے کہ ان دونوں میں سے آپ کی حقیقی والدہ کون سی ہیں۔ دوسروں کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کئی مرتبہ اپنی پنشن کی رقم نکلوا کر اور بعض اوقات قرض لے کر بھی دوسروں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ آپ کے بیٹے مبارک احمد طاہر صاحب ہیں جو سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ ہیں۔ یہ بتاتے ہیں کہ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والی، بڑی نڈر، بہادر اور بہت جرأت مند خاتون تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی سب کی یکساں مدد کیا کرتی تھیں۔ یہ جو مبارک احمد طاہر صاحب ہیں یہ پہلی والدہ سے ہیں۔ مولانا محمد منور صاحب کی یہ اہلیہ جو اَب فوت ہوئی ہیں، اس والدہ سے ان کی بہن ہے۔ ان سے ایک بیٹی امۃ النور طاہرہ صاحبہ ہیں جو عبدالرزاق بٹ صاحب مبلغ سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی اولادوں میں بھی جاری فرمائے۔

اگلا جو وفات کا اعلان ہے وہ سسٹر زینب وسیم صاحبہ بنت مکرم کمال الدین کالو صاحب آف یو۔ ایس۔ اے کا جنازہ ہے جو 6 /دسمبر کو تراسی سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے صدر لجنہ کلیولینڈ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں، لوکل امریکن تھیں۔ ان کے میاں اور دو بیٹے یادگار ہیں۔

پھر اگلا جنازہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کیلگری کا ہے۔ جن کی اکسٹھ سال کی عمر میں کینسر سے وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ نہایت نیک، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، متقی خاتون تھیں۔ عمرہ کی سعادت ملی۔ قرآنِ کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو بیحد لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اگلی وفات یافتہ ہیں سیدہ وسیمہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم جو امریکہ سے ہیں۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سب سے بڑے ماموں تھے، یہ اُن کی بڑی بیٹی ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے اور ماشاء اللہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ہر خطبہ کے بعد ان کا مجھے فون بھی آیا کرتا تھا اور خاص طور پر مجھے بھی دعا کے لئے کہنا، اپنے بچوں کے لئے کہنا کہ صحیح رستے پر قائم رہیں۔ ان کے بیٹے ندیم فیضی صاحب امریکہ کی ایک جماعت کے صدر جماعت بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور نیکیاں بچوں میں قائم رکھے۔

اگلا جنازہ میاں عبدالقیوم صاحب ابن مکرم میاں وزیر محمد صاحب کوئٹہ کا ہے۔ 6 دسمبر کو ان کی اٹھاسی سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کو والہانہ عشق تھا، خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ ان کا نکاح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا تھا اور وکیل کے فرائض بھی حضرت مصلح موعود نے خود انجام دیئے تھے۔

پھر محمد مصطفیٰ صاحب حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی کے ہیں۔ 27 /ستمبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1971ء میں احمدیت قبول کی تھی، خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدی ہونے پر آپ کو بہت سے مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بھائیوں نے گاؤں والوں کے سامنے باندھ کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کا شمار بھی احمدیت کے شدید معاندین میں ہوتا تھا مگر احمدی ہونے کے بعد آپ کی کایا پلٹ گئی اور جماعت کے ساتھ آپ نے ہمیشہ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھا۔ آپ کو اپنے حلقے میں بطور سیکرٹری تعلیم القرآن، مربی اطفال، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور معلم مقامی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بے شمار اطفال، انصار، ناصرات اور لجنہ کو قرآنِ کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ قرآنِ کریم کا بیشتر حصہ حفظ تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا نوید مصطفیٰ مربی سلسلہ یادگار چھوڑے ہیں۔

پھر ملک نذیر احمد صاحب آف چکوال ہیں۔ 21 /جولائی کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ انہوں نے درخواست کی تھی کہ جنازہ غائب پڑھایا جائے۔ حضرت ملک کرم دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 1930ء میں ان کے والد انہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے قادیان چھوڑ گئے جہاں آپ سترہ سال رہ کر بھرپور خدمت سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے، انتہائی مخلص اور خلافت سے بے پناہ عشق کرنے والے تھے۔

پھر فتح محمد خان صاحب ہیں۔ ان کی 28 نومبر کو وفات ہوئی ہے۔ بڑے نیک، شریف النفس انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم حافظ برہان محمد صاحب واقفِ زندگی جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں اور ایک داماد میر عبدالرشید تبسم صاحب مرحوم مربی سلسلہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ نیکیوں پر قائم رکھے اور اخلاص و وفا سے جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا نمازوں کے بعد ان سب کی نمازِ جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔

بقیہ: دورہ یورپ از صفحہ نمبر 2

حضور انور نے فرمایا: افریقہ میں ہم نے ایک نئی سکیم ''ماڈل ویلیج'' کے قیام کی شروع کی ہے۔ ایک گاؤں کا انتخاب کر کے وہاں سولر انرجی کے ذریعہ بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ پانی مہیا کر رہے ہیں۔ گاؤں کی گلیاں، راستے بنا رہے ہیں۔ ایک گرین ہاؤس اور کمیونٹی سینٹر بھی بنا کے دے رہے ہیں۔ افریقہ کے پانچ ممالک میں ایسا ماڈل ویلیج تیار کرنے کا پروگرام ہے۔

قرآن کریم کے تراجم کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم ستّر زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ اسی طرح اسلامی لٹریچر بڑی تعداد میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کر کے شائع کیا ہے۔

MTA انٹرنیشنل کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دنیا کے تمام برّاعظموں میں اس کی 24 گھنٹے کی نشریات ہیں۔ میرا خطبہ جمعہ آٹھ زبانوں میں براہ راست تراجم کے ساتھ ساری دنیا میں جاتا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف اوقات ہوتے ہیں اور ہر جگہ احمدی یہ خطبہ سن رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں یہ خوبصورتی ہے کہ آپ دنیا کے کسی ملک میں بھی چلے جائیں، ہر جگہ ایک احمدی کا کردار، رویّہ ایک جیسا ہی دیکھیں گے۔ آپ احمدی کا رویّہ مختلف نہیں دیکھیں گے۔ خواہ اس کا تعلق کسی ملک، قوم، قبیلہ سے ہو۔ خلافت سے تعلق کی وجہ سے سب ایک ہی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ اور محبت و پیار کی ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ آپ ہر جگہ سب کا ایک ہی Line of Action دیکھیں گے۔

جرمنی میں مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی میں ہر سال پانچ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ وہاں بڑی کمیونٹی ہے۔ مَیں ہر سال مساجد کا افتتاح بھی کرتا ہوں اور سنگ بنیاد بھی رکھتا ہوں۔ اسی طرح افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد میں ہماری مساجد بن رہی ہیں اور مساجد امن اور بھائی چارہ کی تعلیم دیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مذہب میں کوئی جبر نہیں اس لئے ایک دوسرے کے مذہب کا احترام ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کے لوگ اچھے ہیں۔ چند ماہ قبل کسی نے شرارت کی نیت سے یہاں جماعتی سینٹر کی بیرونی دیوار پر پینٹ رنگ وغیرہ پھینک دیا تھا۔ لیکن ہمارا ردّعمل یہی ہوتا ہے کہ صبر کریں اور صبر دکھائیں۔ ہم کبھی بھی ردّعمل نہیں دکھاتے، Retaliate نہیں کرتے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب کے یہاں آنے کا شکریہ! مجھے آپ کے آنے سے خوشی ہوئی ہے اور بہت اچھی گفتگو ہوئی ہے۔

مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ آخر پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ ہال سے ملحقہ کچن اور وضو وغیرہ کی جگہ کا معائنہ فرمایا۔

البانین جماعت کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کھانے کا انتظام مسجد بیت الحمد سے چند سو میٹر کے فاصلہ پر کونسل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ خواتین کا انتظام ساتھ والے ملحقہ ہال میں تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے گئے۔

ناکسکو (Nakskov) کے البانین احباب جماعت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناکسکو جماعت کے البانین مرد و خواتین اور بچوں بچیوں سے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا ڈینش زبان میں رواں ترجمہ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ ڈنمارک نے کیا۔

تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آج میرا یہاں اس ملک کے اس علاقہ، اس شہر میں پہلا دورہ ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اس شہر میں جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد اُن لوگوں کی زیادہ ہے جو پاکستانی نہیں ہیں۔ آپ لوگوں میں سے اکثریت کو اٹھارہ، انیس سال پہلے اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یقیناً آپ لوگوں نے احمدیت میں اُس سچائی کو دیکھا جو اِس زمانے میں امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں قائم ہونی تھی۔ پس اِس سچائی کو قبول کرنے کے بعد، اُس دعویٰ کو قبول کرنے کے بعد، اُس امام کو ماننے کے بعد جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ آپ پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ نوجوان لڑکوں، لڑکیوں اور عورتوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے بڑوں نے احمدیت کو سچا سمجھتے ہوئے قبول کیا تھا۔ اور اب آپ نے مزید تعلیم حاصل کر کے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنا ہے اور جنہوں نے خود احمدیت قبول کی تھی وہ بھی اپنے ایمانوں میں بڑھیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے ضروری اور بنیادی چیز، جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ خدا کی عبادت ہے اور ایک مسلمان کا، عبادت کا اصل حق نمازوں میں ادا ہوتا ہے۔ اس لئے نماز کی طرف توجہ دیں۔ پھر جو کتاب ''قرآن کریم'' اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اس کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک بڑے لمبے عرصہ تک آپ کے پاس کوئی سینٹر نہ تھا جہاں آپ جمع ہو سکتے۔ اب خدا تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے آپ کو ایک سینٹر مہیا فرما دیا ہے جہاں آپ جمع ہو سکتے ہیں۔ پس اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی نمازوں کو باجماعت بنانے کی کوشش کریں اور دینی علم کے حصول کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی اس مسجد کا نام ''بیت الحمد'' رکھا گیا ہے۔ ''حمد'' کا سادہ معنی بے شک تعریف کرنا ہے لیکن جب ''حمد'' کا لفظ آپ کے ذہن میں ابھرے تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ''الحمد'' کے لفظ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ جب نمازوں کے لئے مسجد میں داخل ہوں۔ ''بیت الحمد'' کا بورڈ پڑھیں تو آپ کا ذہن خدا تعالیٰ کی طرف جانا چاہئے۔ اس کا شکر ادا کریں کہ ہمارا ایک ربّ ہے جس نے ہماری دینی ضروریات کے لئے سامان مہیا فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے دنیاوی حالات بھی اچھے نہ تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے آپ کے دنیاوی حالات بہتر فرمائے۔ اس پر آپ کو خدا کی حمد کرنی چاہئے۔ جو خدا آپ کو پالنے والا ہے، آپ کی ضروریات پوری کر رہا ہے اور بچپن سے کر رہا ہے۔ پس اپنے ربّ کی اصل حمد اُس وقت ادا ہوگی جب ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کہنے سے وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا جو اس آیت کا مقصد ہے۔ اپنے ربّ کی تعریف اور حمد اُس وقت آپ کے لئے فائدہ مند ہوگی، اُس وقت آپ کے لئے قابل تعریف کہلا سکتی ہے جب آپ خدا کی صفات پر بھی غور کرنے والے ہوں۔ پس جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کہیں تو ساتھ ہی آپ کی توجہ اِس طرف بھی جائے کہ ہم نے خدا کا شکرگزار بندہ بننا ہے جس نے ہمیں سارے سامان مہیا فرمائے۔ دنیاوی سامان بھی مہیا فرمائے اور عبادت کی جگہ بھی مہیا فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ نوجوان ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کے بڑوں نے قربانی دی ہے اور اپنے ملک کو چھوڑ کر یہاں آنا پڑا۔ اب خدا تعالیٰ کا حق آپ اُسی صورت میں ادا کرنے والے ہوں گے جب اس کی عبادت کرو گے۔ آپ کے بڑے، آپ کے بزرگ جنہوں نے احمدیت قبول کی، ایک وقت دنیا میں نہیں ہوں گے۔ آپ نے آئندہ احمدیت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ اِس لئے اس کی تیاری کریں اور اپنے آپ کو ایسا بندہ بنانے کی کوشش کریں جو خدا کی عبادت کرنے والا اور سارے حق ادا کرنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قوموں کی اصلاح اور ترقی نوجوانوں کی اصلاح اور ترقی کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ پس ہر نوجوان لڑکا اور لڑکی اس بات کو مدّنظر رکھے کہ احمدیت کی تبلیغ کو پھیلانے کے لئے انہوں نے ایک کردار ادا کرنا ہے۔ اسی طرح ہماری عورتیں بھی یاد رکھیں کہ آئندہ نسل کی حفاظت اور نسل کو دین پر قائم رکھنے کی ذمّہ داری ان پر ہے۔ اگر عورتیں اپنے اس مقام کو سمجھ لیں گی تو آئندہ انشاء اللہ ہماری نسلیں محفوظ ہو جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: اور پھر حمد کا ایک مضمون ہے کہ احمدیت کا جو پیغام آپ کو پہنچا ہے اس کو پیار و محبت، امن، بھائی چارے سے اس معاشرہ میں بھی پہنچائیں۔ آج ہمارا یہی کام ہے کہ ہم نے اسلام کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانا ہے۔ پیار و محبت کا پیغام پہنچانا ہے۔ ہم خدا کی حقیقی شکرگزاری اس وقت ہی کرسکیں گے جب اسلام کا پیغام پہنچائیں گے جو ہم نے احمدیت قبول کرکے پایا ہے، وہ دوسروں کو بھی دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی اپنی ذمّہ داری کو سمجھے۔ اپنی تربیت کی طرف توجہ دے اور تبلیغ کی طرف توجہ دے اور دنیا کو پیغام پہنچا کے یقیناً ہم شکرگزار بندے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بج کر 25 منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کی معیّت میں کھانا کھایا۔ خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا کے ساتھ کھانا کھایا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے چھ البانین احباب کے ایک گروپ نے ترکش زبان میں ایک دعائیہ نظم پڑھی۔

حضور انور نے احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ’’بیت الحمد‘‘ تو ایک سینٹر ہے اور اب آپ نے باقاعدہ مسجد بنانی ہے۔ اس پر البانین احباب نے کہا کہ انشاء اللہ ہم ایک بڑی مسجد بنائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ مسجد بنائیں مَیں انشاء اللہ یہاں آؤں گا۔

حضور انور نے احباب سے فرمایا: مزید کوئی بات کہنی ہے۔ اس پر ایک دوست آدم جوزی صاحب نے کہا کہ حضور! ہم سب آپ کو دیکھ رہے ہیں، ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہم حضور سے محبت کرتے ہیں اور حضور کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل کرے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

کوپن ہیگن سے آنے والے احباب کو شرف زیارت

جماعت کوپن ہیگن سے بھی احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بچیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناکسکو آمد پر یہاں پہنچے تھے۔ مسجد بیت الحمد کے قریب ہی سکول کا ایک ہال لے کر ان احباب کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ نو بج کر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے اِس ہال میں بھی تشریف لائے جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے اور خواتین اپنے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

نو بج کر 35 منٹ پر یہاں سے روانہ ہو کر نو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

البانین احباب جماعت کے تأثرات

آج کا یہ مبارک دن ناکسکو کے البانین احباب جماعت کے لئے ایک تاریخی دن تھا جو اُن کے لئے بے انتہا برکتیں لایا اور ان کے چھوٹے بڑوں، بچوں، بوڑھوں اور مرد و خواتین کو ان برکتوں اور فضلوں سے سیراب کر گیا۔ ہر ایک اس کا برملا اظہار کر رہا تھا۔

☆ مکرم حاجی رجب صاحب، جو ناکسکو جماعت کے صدر ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اس بات سے بہت خوش ہیں کہ حضور پُرنور ہم میں تشریف لائے اور ہماری ایک چھوٹی سی جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ اس بابرکت موقع پر جماعت ناکسکو کا ہر فرد مرد، عورت، چھوٹا بڑا ایک عجیب خوشی محسوس کر رہا تھا۔ ایک ایسی خوشی جو عید پر بھی نہیں ہوتی۔ یہ ہمارے لئے عید سے بھی بڑھ کر خوشی کا دن تھا۔ پھر مجھے حضور انور کے استقبال کا موقع ملا۔ یہ اعزاز میرے لئے ایک ناقابل بیان خوشی کا باعث ہے اور میرے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ ہے۔

حضور انور کے استقبال کے وقت ہم ناکسکو جماعت کے تمام مرد و خواتین حضور انور کی رہائشگاہ پر جمع تھے۔ بچیوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ اس موقع پر اکثر مرد و خواتین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

☆ صدر صاحب نے حضور انور سے ملاقات کے لئے آنے والے مہمانوں کے بارہ میں اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ شہر کی چند اہم شخصیات حضور انور سے ملاقات کے لئے آئیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی پر بہت خوش نظر آرہا تھا کہ انہیں ایک روحانی شخصیت سے ملاقات نصیب ہوئی جس کا انہوں نے برملا اظہار بھی کیا کہ حضور انور نے انہیں باوجود اس قدر مصروفیات کے ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو خوبصورت پیرایہ میں بیان فرمایا جس سے اسلام کے بارہ میں نہ صرف ان کے خدشات دُور ہوئے بلکہ اسلام کی ایک پُرامن اور مثبت تصویر ان پر روشن ہوئی۔

☆ ایک البانین احمدی دوست صوبی وراگووچ صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کی آمد سے جماعت کا ہر فرد ہی اس روز خوش نظر آرہا تھا۔ حضور کی پُرنور شخصیت سے بار بار ملنے کو دل چاہتا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور ہم میں دوبارہ جلد تشریف لائیں۔ مجھے بھی فیملی کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے ہم سے بہت محبت اور شفقت فرمائی اور اپنے دست مبارک سے ہم سب کو تحفے عطا فرمائے جو ہمارے لئے ایک قیمتی اثاثہ اور یادگار رہیں۔

☆ ایک دوست رمضان سونولاری صاحب نے بتایا کہ بہت خواہش تھی کہ ہم حضور انور سے ملیں۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ خواہش پوری کردی، حضور انور سے مل کر ہمیں اتنی خوشی ہوئی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اب ہم یہی دعا کر رہے ہیں کہ حضور جلد ہمیں دوبارہ تشریف لائیں۔

☆ ایک دوست رمضان اودو صاحب نے بیان کیا کہ میری زندگی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ مَیں اس بات پر بھی بہت خوش ہوں کہ اس موقع پر حضور انور کے ساتھ میری تصویر بھی ہوئی۔ اب مَیں اس تصویر کا بڑا پرنٹ کرواؤں گا اور اسے یادگار کے طور پر گھر میں آویزاں کروں گا۔ حضور انور سے ملاقات کے وقت خاکسار نے حضور انور سے ایک سوال دریافت کیا۔ حضور نے جس احسن اور پیارے رنگ میں اس کا جواب عطا فرمایا اس سے مجھے بہت خوشی اور تسلّی ہوئی۔ اب مَیں اپنے بھائی اور اپنے خاندان کے دیگر افراد تک بھی احمدیت کا پیغام پہنچاؤں گا کہ وہ بھی اس حقیقی اسلام کو قبول کریں۔ انشاء اللہ

☆ ایک البانین دوست رفعت چانا صاحب اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضور انور کا یہ دورہ دلی خوشی اور راحت کا موجب بنا۔ حضور انور کے ساتھ خاکسار اور فیملی کو شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اس ملاقات کی کیفیت کو بیان کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ جب ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو مَیں نے دست مبارک کا بوسہ لیا۔ اس وقت فرط محبت سے ہمارے آنسو رواں تھے اور بات کرنا بھی مشکل تھا۔ حضور انور نے ہم سب سے بہت شفقت و محبت کا سلوک فرمایا۔ میری اہلیہ نے حضور سے اپنی ایک خواب کا ذکر کیا تو حضور نے اس کی جو تعبیر فرمائی وہ ہمارے حالات کے عین مطابق تھی۔ ہم حیران تھے کہ حضور انور کو ان باتوں کا کیسے علم ہوا۔ حضور انور نے دوران گفتگو فرمایا کہ نمازیں پڑھیں اور اللہ کو یاد کریں۔ حضور انور کے دورہ سے قبل جب بھی ہم MTA پر حضور انور کو دیکھتے تو بچے یہ پوچھتے کہ ہم کب حضور سے ملیں گے۔ الحمدللہ کہ ہماری اور بچوں کی حضور سے ملاقات کی خواہش پوری ہوئی۔ مگر اب پھر یہ خواہش ہے کہ دوبارہ جلد حضور سے ملیں۔

☆ ایک صاحب میگرم کوکو صاحب نے ان الفاظ میں اپنے تأثرات کا اظہار یوں کیا کہ حضور کی یہاں آمد ہمارے لئے انتہائی خوشی کا موجب ہوئی۔ ملاقات کا شرف بھی ملا۔ حضور سے ملاقات کی کیفیت ایک ایسا مشاہدہ ہے جسے ملاقات کرنے والا محسوس تو کرسکتا ہے لیکن اسے بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ حضور انور سے ملاقات کے وقت میری اور میری بیوی کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ یہ ایک یادگار لمحہ تھا۔ حضور سے مل کر دلی سکون حاصل ہوا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور دوبارہ بھی ہم میں تشریف لائیں اور حضور نے ہمیں جو نصائح فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کا قیام

ملک ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کے مشن کی ابتداء ستمبر 1958ء میں ہوئی تھی جب مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ سویڈن سے پہلی مرتبہ ڈنمارک پہنچے۔ اس وقت جماعتی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے لوگوں سے لفٹ لے کر اپنا سفر مکمل کیا۔ کچھ دیر Youth ہوسٹل میں رہے۔ بعد میں فیملی گیسٹ کے طور پر مختلف مکانات میں رہے۔ ڈنمارک کے پہلے مقامی احمدی عبدالسلام میڈیسن ہیں جنہوں نے 1958ء میں بیعت کی۔ انہوں نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ بھی کیا اور اعزازی مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں سکنڈے نیوین ممالک کی سب سے پہلی مسجد ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ کا سنگ بنیاد 6 مئی 1966ء کو رکھا گیا۔ خواتین نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں پیش کیں۔ یہ مسجد خالصتاً خواتین کے چندوں سے تعمیر کی گئی۔ مسجد کا نام حضرت امّ المومنین رضی اللہ عنہا کے نام پر ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ رکھا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے دورۂ ڈنمارک میں 21 جولائی 1967ء بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

مکرم میر مسعود احمد صاحب مرحوم مبلغ انچارج ڈنمارک نے انتہائی مشکل حالات کے باوجود، جگہ کی تلاش اور حصول میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اس مسجد کی تعمیر پر مجموعی طور پر پانچ لاکھ روپے کی لاگت آئی۔ یہ تمام رقم احمدی خواتین نے صدر لجنہ مرکزیہ حضرت سیدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ کی نگرانی میں اکٹھی کی۔ اکثر نے اپنے سارے کے سارے زیور چندہ میں دے دیئے۔ ابتدا میں رقم کا اندازہ دو لاکھ روپے تھا۔ پھر تعمیر کے ساتھ ساتھ یہ اخراجات بڑھتے بڑھتے پانچ لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔ لجنہ نے یہ ساری رقم پوری کردی۔ ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ اُن مساجد میں سے ایک ہے جو خالصۃً خواتین نے اپنے چندوں سے تعمیر کی ہیں۔

ایک لمبا عرصہ تک صرف کوپن ہیگن ہی میں جماعت کا قیام رہا۔ پھر نوّے کی دہائی میں البانین احباب اور فیملیز کی بیعتوں کے ساتھ ڈنمارک کے ایک دوسرے شہر ناکسکو میں دوسری جماعت کا قیام عمل میں آیا اور آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس جماعت کا پہلا دورہ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ اس علاقہ میں پڑے ہیں جو انشاء اللہ العزیز آئندہ عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے۔ اللہ یہ سعادتیں اس جماعت کے لئے مبارک فرمائے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر 16

قرآنی تعلیم کے اسلوب سکھانے ہیں۔ پس اس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ نے کوشش کی جیسا کہ مَیں نے کہا یورپ اور امریکہ تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی آپ کا پیغام پہنچ گیا تھا۔ آپ کے صحابہ پہنچے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے یہ کام بھی ان جاں نثاروں نے جو اس زمانے کے امام اور مسیح دوراں کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے اس قوت قدسی کی وجہ سے کیا جو آقا کی کامل غلامی اور عشق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس غلام صادق کو بھی عطا فرمائی تھی۔ اور پھر اس قوت قدسی کے چشمہ رواں نے اپنے صحابہ کو اس طرح فیضیاب اور سیراب کیا کہ وہ بھی اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کا خطاب پا کر اوّلین سے مل گئے۔ عبودیت کے اعلیٰ ترین معیار قائم ہوتے چلے گئے۔ تقویٰ میں ترقی کی منازل طے ہوتی چلی گئیں۔ جان، مال ،وقت اور عزت کی قربانی کے لئے بے چین رہنے لگے۔ انسانیت کی ہمدردی کے جذبے دل میں موجزن ہونے لگے۔ اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور صرف جذبات اور علم تک ہی یہ باتیں محدود نہیں رہیں بلکہ یہ لوگ پھر اس کی عملی تصویر بن گئے اور اس تقویٰ کی وجہ سے وہ مقام حاصل کیا کہ زمانے کے امام اور مسیح و مہدی دوران سے خوشنودی کی سند بھی حاصل کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جو ان سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے ایسے پکے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق وثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں اور دنیاوی لذات کے دلدادوں کو اس لذّت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 584 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ انقلاب تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں میں پیدا فرمایا کہ اخلاص و وفا میں ایسے بڑھے کہ کسی بات کی ہوش نہیں رہی۔ فکر تھی تو صرف یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بنیں۔ فکر تھی تو صرف یہ کہ ہمارے تقویٰ کے معیار اونچے اور بلند ہوتے چلے جائیں اور جو پہلے ہی خدا والے تھے، جو پہلے ہی تقویٰ پر چلنے والے تھے، جن کا خدا سے ایک خاص تعلق تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رؤیا اور خوابوں میں دیکھ کر ملاقات کر کے روح کی تسکین کے سامان پیدا کرتے تھے ان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی نے کیا اثر ڈالا۔ وہ تو پہلے ہی بڑے نیکی کے معیار پر پہنچے ہوئے تھے، اس کا بھی قصہ سُن لیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول سے پوچھا کہ آپ تو پہلے ہی خدا والے ہیں آپ کو مرزا صاحب کی بیعت میں آ کر کیا ملا؟ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اسے جواب دیا کہ پہلے مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار سونے کی حالت میں، خواب میں کیا کرتا تھا۔ مرزا صاحب کی بیعت میں آ کر یہ دیدار اب جاگتے میں بھی ہونے لگا ہے۔ یہ انقلاب ہے جو مرزا صاحب نے مجھ میں پیدا کیا۔

(حیات نور باب چہارم صفحہ 194 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ قوت قدسی کا جاری فیض تھا جس سے اور بھی بہت سے فیضیاب ہوئے۔ یہ تقویٰ تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جڑنے سے اتباع رسول اور عشق رسول کے نئے سے نئے راستے متعین کر دیئے اور پھر اللہ تعالیٰ ان سے پہلے سے بڑھ کر محبت کرنے لگا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا درجہ پا گئے۔ انہوں نے اس بات کا حقیقی فہم و ادراک حاصل کیا کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ (آل عمران:51) کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ پس یہ وہ راز تھا جو انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرتا چلا گیا کہ اصل تقویٰ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی کامل اطاعت ہے اور جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اس کام کی تکمیل کے لئے آیا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پیغام ہے، جو آپؐ کا ہی کام ہے، اس کی کامل اطاعت تو وہ وہ نظارے دکھاتی ہے جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس چھوٹی سے بستی میں رہنے والے ایک شخص نے جب خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا اعلان کیا تو تمام تر مخالفتوں کے باوجود کوئی آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکا۔ مسلمان علماء سے لے کر غیر مسلم مخالفین حتیٰ کہ بعض سرکاری افسران اور بعض عدالتوں کے ججوں نے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا۔ لیکن اپنی تمام تر طاقتیں صرف کرنے کے باوجود یہ جتنے بڑے بڑے لوگ تھے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ بلکہ نقصان کیا پہنچانا ہے جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار میں ذرہ بھر بھی فرق نہ ڈال سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید کا وعدہ آپ کے ساتھ ہے۔ نہ یہ کہ تھا بلکہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب تک احمدی تقویٰ پر قائم رہیں گے یہ وعدہ ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ پھر یہی بستی تھی جس میں آپ کی وفات کے بعد تقویٰ پر چلتے ہوئے مومنین نے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جو اس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا تھا جماعت کی وسعت کو اسی طرح جاری رکھا۔ جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے نئے سے نئے باب کھلتے چلے گئے اور آج تک کھل رہے ہیں اور انشاء اللہ کھلتے چلے جائیں گے۔ لیکن شرط تقویٰ ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد ہے اور اس پر عمل ہے۔ جب تک یہ قائم رہے گا، جب تک آپ کے دل اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کو بروئے کار لاتے رہیں گے، جب تک کامل اطاعت کے نظارے نظر آتے رہیں گے ان برکات سے فیض پاتے چلے جائیں گے جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے مقدّر کر دیا ہے۔

پس اپنی حالتوں پر ہر وقت نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو ضرورت ہے کہ اپنی حالتوں پر نظر رکھے۔ آج دیکھیں جیسا کہ مَیں نے کہا اُس زمانے میں قادیان کی اس چھوٹی سی بستی میں بیٹھ کر جو جلسے ہوتے تھے، ان میں زمانے کے امام یہ منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ یورپ اور امریکہ کی ہمدردی کے لئے کس طرح ہم بہترین لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں۔ اُس وقت دشمن ہنستا ہوگا کہ چند سو آدمیوں کا پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبے میں یہ باتیں کرنا ایک بَڑ مارنے کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ فکر نہ کر، منصوبہ بندی کر۔ اب یہ کام تجھ سے اور تیرے پیاروں کی جماعت سے ہی سرانجام پانا ہے اور تسلی رکھ کہ اِنِّیْ مَعَکَ حَیْثُ مَاکُنْتَ وَاِنِّیْ نَاصِرُکَ ۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں جہاں بھی تو ہوگا اور میں تیری مدد کروں گا اور جب میری مدد آتی ہے اور جب میں کسی کا چارہ ساز اور سہارا بنتا ہوں اور قوی بازو بن جاتا ہوں تو دنیا کی روکیں اور دنیا کے ٹھٹھے اور ہنسی سب بے وقعت ہو جاتے ہیں۔ ان ہنسی ٹھٹھوں کی کوئی وقعت نہیں رہتی جو دشمن کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری طرف سے وہ خلاف توقع باتیں واقع ہو جاتی ہیں جن تک دنیا والوں کی سوچ پہنچ ہی نہیں سکتی۔

آج آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے اِنِّیْ مَعَکَ حَیْثُ مَاکُنْتَ پورا فرما رہا ہے۔ جب حالات کی وجہ سے خلیفۂ وقت کو اس بستی، مسیح موعود کی بستی قادیان سے ہجرت کرنی پڑی تو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی حفاظت کے سامان پیدا فرمائے اور نہ صرف سامان پیدا فرمائے بلکہ ترقی کی رفتار میں بھی فرق نہ آیا بلکہ کئی گنا بڑھ گئی اور یہی نہیں بلکہ نامساعد حالات کے باوجود اس زمانے میں جب احمدیوں کو اس بستی کو چھوڑنا پڑا تو 313 درویشان قادیان میں رہے اور درویشان قادیان جو حفاظت کے لئے وہاں رہے تھے ان کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور دارالمسیح اور شعائر اللہ کی حفاظت کے بھی سامان فرمائے۔ پھر پاکستان کے حالات کی وجہ سے خلافت کو وہاں سے ہجرت کر کے یہاں لندن آنا پڑا تو اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید اور نصرت کے نئے سے نئے باب کھلنے لگے۔ کہاں وہ وقت جب وسائل بھی پورے نہیں تھے تو اس بستی میں بیٹھ کر یورپ اور امریکہ کی ہمدردی کے منصوبے زیر غور تھے اور کہاں آج جب اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو یورپ، امریکہ اور دنیا کے 195 ممالک میں بیٹھ کر ان کی ہمدردی کے منصوبے بنانے کی توفیق دے رہا ہے۔ یا تو وہ وقت تھا کہ دشمن دعووں کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑاتا تھا اور آج پاکستان کے مُلّاں بھی شور مچا رہے ہیں کہ حکومت قادیانیوں کی کارروائیوں کو روکے کہ یہ پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر جگہ دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ ان دنوں میں (دوتین دن پہلے) ہندوستان میں بھی مولویوں نے جلوس نکالا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی کارروائیوں کو حکومت روکے اور ان کا قادیان میں جو جلسہ ہو رہا ہے اس کو بند کرے۔ حکومت ان مُلّاؤں کی حکومت نہیں جن کی عقل ماری گئی ہے جن کو سوائے دشمنی، بغض اور عناد اور کینہ کے کچھ پتہ ہی نہیں۔ آج ہر عقلمند حکومت کو پتہ ہے، ان کے علم میں ہے کہ اگر دنیا کے امن و سکون کو خطرہ ہے تو ان تقویٰ سے عاری نام نہاد مُلّاؤں سے خطرہ ہے جنہوں نے مختلف قسم کی تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں اور آج اگر محبت اور امن کی ضمانت کہیں مل سکتی ہے تو واحد جماعت احمدیہ ہے جو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا نعرہ لگاتی ہے۔ ہم تو ان مخالفین کے لئے بھی یہ جذبہ ہمدردی رکھتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور یہ اپنے بدانجام سے بچ جائیں۔

پھر اِنِّیْ مَعَکَ کا خدائی وعدہ ایک اور رنگ میں کس طرح پورا ہو رہا ہے کہ آج یورپ میں بیٹھ کر خدا کے مسیح کی آواز کو آسمانی لہروں کے ذریعے قادیان میں بھیجا جا رہا ہے اور قادیان سے نعرۂ تکبیر اور اَللّٰہُ اَکْبَر کی آواز ان لہروں پر سوار امریکہ میں بھی گونج رہی ہے اور یورپ میں بھی گونج رہی ہے، ایشیا میں بھی گونج رہی ہے اور افریقہ میں بھی گونج رہی ہے، آسٹریلیا میں بھی گونج رہی ہے اور جزائر میں بھی گونج رہی ہے۔ دنیا کا وہ کونسا خطہ ہے جہاں سے مسیح پاک علیہ السلام کا یہ پیغام دنیا کی ہمدردی کے لئے دنیا کو نہیں پہنچ رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیغام دنیا کی ہمدردی کے لئے دنیا میں ہر جگہ پہنچ رہا ہے کہ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

پس یہ کوئی انسانی کام نہ تھا۔ یہ اس خدا کا کام ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ جس نے اپنے فرستادے سے وعدہ کیا کہ اِنِّیْ بُدُّکَ اللَّازِمُ وَعَضُدُکَ الْاَقْوٰی کہ مَیں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں۔ اور آج تک اللہ تعالیٰ نہایت قوی سہارا بن کر اپنی قدرت کے نظارے ہمیں دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ الٰہی جماعتوں پر آزمائشیں بھی آتی ہیں۔ ابتلا بھی آتے ہیں۔ نقصان بھی ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ دشمن کو اس کے اس مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا کہ وہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے نظام کو یا اس کے کام کو ختم کر سکے۔ پانی کے آگے روکیں بناتے رہو۔ جو پانی مسلسل جاری ہے وہ اپنے راستے بناتا چلا جاتا ہے۔ پتھر بھی اس کو روک نہیں سکتے پتھروں کو بھی کاٹتا چلا جاتا ہے۔ پہاڑوں کو بھی کاٹتا چلا جاتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے مقصد کے حصول میں روک نہیں بن سکتی۔ دنیا کے بڑے سے بڑے ملک اپنی تمام تر طاقتوں اور وسائل کے باوجود بارشوں اور سیلابوں کے آگے بے بس نظر آتے ہیں۔

آج کل یہیں دیکھ لیں کہ اس ملک میں بھی اور بعض اور جگہ بھی بارشوں اور موسمی حالات نے کیا کیا تباہیاں پھیلائی ہوئی ہیں۔ تو اس پانی کو کس طرح روکا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص تائید لئے ہوئے ہے اور جب وہ اترتا ہے تو پھر سیراب کرتا چلا جاتا ہے اور بہتا چلا جاتا ہے۔ پس بے وقوف ہیں وہ جو سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو انسان کی کوئی کوشش روک سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس دنیا سے اپنے رخصت ہونے کی غمناک خبر جماعت کو سنائی تو ساتھ یہ بھی تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ نے جو میرے سے وعدہ کیا ہے یہ صرف میرے ساتھ نہیں۔ اگر تم مومن رہے، اگر تم میں تقویٰ قائم رہا، اگر میری بیعت کا حق ادا کرنے والے بنے رہے تو سن لو کہ خدا تعالیٰ تمہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ’’مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

آپ کے پیرو کون ہیں؟ وہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کو پکڑ لیا۔ خلافت سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھا۔ یہ عہد کیا کہ مَیں نظام خلافت کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا۔ اور جو یہ عہد کرنے والے ہیں انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کہ ’’وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے‘‘۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306) کو خدا تعالیٰ نے پورا فرمایا اور پورا فرماتا چلا جا رہا ہے اور جماعت کا بچہ بچہ اس کا گواہ

ہے۔ بلکہ غیر بھی یہ بات کرنے پر مجبور ہیں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ فعل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سینوں میں تقویٰ قائم رہے گا۔ اور کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت ہمیشہ قائم رہے گی۔ (ماخوذ از رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305) جو وعدے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے وہ پورے کر کے دکھلا رہا ہے اور دکھائے گا بھی انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس خلافت احمدیہ کا سلسلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے جاری رہنا ہے۔ اگر کسی میں تقویٰ کی کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو محروم کر سکتا ہے۔ اللہ نہ کرے کہ کوئی احمدی اس سے محروم ہو۔ لیکن نظام خلافت انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے ہمیشہ قائم رہے گا۔

پس ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ اپنے دلوں میں تقویٰ قائم کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی شدت سے اور درد سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا: ’’تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈروتا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 303)

یعنی آخرت کے دن کے ڈر سے ڈرو۔ خدا سے ڈرنے والے وہی ہیں جو اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے فیض پانے کے لئے، آپ کی جماعت کا حقیقی حصہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے دلوں میں تقویٰ قائم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی ایک جگہ یوں بھی وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ’’متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل کے ترک کرنے میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے‘‘۔ (اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تلاش کرے)۔ ’’ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 680 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس صرف برائیوں کو نہ کرنا ہی تقویٰ نہیں۔ بے شک برائیاں نہ کرنے والا نیک تو کہلا سکتا ہے۔ برائیوں سے بچنے والا تو کہلا سکتا ہے لیکن تقویٰ کے معیار حاصل کرنے والا وہ نہیں کہلائے گا جب تک کہ نیک اخلاق میں ترقی نہ کرے۔

پس فرمایا کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش نہ آؤ تو تقویٰ نہیں ہے۔ اعلیٰ اخلاق اور انسانی ہمدردی ہی ہے جو مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ جو دوسروں کے دل نرم کر کے دشمنوں کو بھی اپنے قریب لے آتی ہے۔ آج دنیا طرح طرح کے فسادوں میں مبتلا ہے۔ اگر ہر احمدی صرف نعرے کی حد تک ہی نہ کہتا پھرے کہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ بلکہ حقیقت میں ہمدردی مخلوق کا عملی اظہار کرے۔ اپنوں میں بھی اور غیروں میں بھی اپنی خوش اخلاقی اور ہمدردی کا اظہار کرے اور خدا تعالیٰ کی خاطر یہ کام کرے تو یہ تقویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بناتا ہے۔ اور اس بات کی آج دنیا کو ضرورت ہے جب کہ ہر جگہ نفسا نفسی اور فساد پھیلا ہوا ہے۔ اس فساد میں محبتوں اور بھائی چارے اور ہمدردیٔ مخلوق کی فصلیں اگانا ہر احمدی کا کام ہے اور جلسوں کے انعقاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بہت بڑا مقصد یہ بھی تھا۔ آپ جلسہ کا مدعا اور مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لئے نمونہ بن جائیں‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 360 مطبوعہ ربوہ)

ہمدردی بھی ہو، بھائی چارہ بھی ہو اور پیار بھی ہو اور اس حد تک ہو کہ آپ لوگ نمونہ بن جائیں۔ دنیا دیکھے اور کہے کہ یہ لوگ ہیں جو دنیا میں حقیقی امن پیدا کرنے والے ہیں۔

پھر متقی کا یہ کام ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے سچی وفا اور صدق کا تعلق ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کئے گئے ہوں اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا حقیقی خوف نہ ہو۔ دل خدا تعالیٰ کی خشیت سے پُر نہ ہو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جسے دل میں لگانا ضروری ہے اور تقویٰ کی جڑیں جب دل میں مضبوطی سے جگہ پکڑ لیں تو حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہے گی اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ زہد اور خدا ترسی اور خدا خوفی کی طرف بھی قدم بڑھیں گے۔ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے روکنے والے بھی بنیں گے۔ امانتوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ امانت ایک وسیع لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے کہ اپنی تمام تر ذمہ داریوں کے امین بنیں اور امین بن کر ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ چاہے وہ جماعتی ذمہ داریاں ہیں، چاہے وہ ذاتی ذمہ داریاں ہیں یا دنیاوی ذمہ داریاں ہیں یا اپنے کاموں کی ذمہ داریاں ہیں ہر ایک امانت کا حق ادا کرنا ہے۔ تقویٰ کے درخت جو ہیں وہی ہیں جن پر عاجزی، انکساری، سچائی، درگزر، شکر اور صبر کے پھل لگتے ہیں۔ تقویٰ ہی ہے جو انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ دنیا آجکل کیوں انصاف سے عاری ہوئی ہوئی ہے۔ کیوں بڑی قومیں چھوٹی قوموں پر ظلم کر رہی ہیں۔ کیوں امیر غریب پر ظلم کر رہا ہے۔ اس لئے کہ دلوں میں تقویٰ نہیں۔ جو پالیسیاں بنتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے خوف سے عاری ہوتے ہوئے بنائی جاتی ہیں۔ پس آج اگر کسی سے انصاف کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں تو وہ ایک احمدی ہی ہے۔ اور وہ احمدی ہی ہے جو تقویٰ پر چلنے والا اور اس پر قدم مارنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے والا ہے۔ قرآن کو اپنے اوپر لاگو کرنے والا ہے۔ عہدوں کو پورا کرنے اور نیکیوں میں بڑھنے کے معیار بھی تقویٰ سکھاتا ہے۔ پس اس کی ضرورت ہے اور یہ باتیں اگر ہم اپنے اندر پیدا کر لیں جو صرف اور صرف تقویٰ کا درخت ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم کرنے سے ہی پیدا ہو سکتی ہیں تو ہم ان لوگوں میں شمار ہوں گے جن کو خدا تعالیٰ کی تائیدات حاصل ہوتی ہیں۔ ہم ان لوگوں میں شمار کئے جائیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی پیروکار ہیں۔ ہم اس حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ پس آج ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

آج اگر ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورے ہونے کے نظارے اپنی زندگیوں میں دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے محاسبے بھی کرنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے کی دعائیں اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے مانگنی ہوں گی۔ اپنی ان ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا جو نئے آنے والوں کی تربیت کی صورت میں بھی ہم پر پڑنے والی ہیں اور پڑ رہی ہیں۔ ہمارے نیک نمونے اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار ہی نئے آنے والوں کو بھی نیکیوں اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کی طرف توجہ دلانے والے ہوں گے۔ پس نئے آنے والے احمدیوں کی تربیت کے لئے بھی پرانے احمدیوں کو اپنے رویوں اور اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ صرف جماعت کی تعداد بڑھنے سے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ مقصد تو تب پورا ہوگا جب حقیقی پیروؤں کی تعداد بڑھے گی۔ تقویٰ پر قائم لوگوں کی تعداد بڑھے گی۔ پس اس جلسے سے اٹھنے سے پہلے یہ عہد کریں کہ ہم نے اس بستی کے فیض سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہونے کے لئے اس جلسے کی برکات سے برکتیں سمیٹنے کے لئے آج کے بعد بھی اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا ہے۔ اپنے تقویٰ کے معیار بلند کرنے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے چلے جانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانا ہے۔

آج اس جلسے میں قادیان میں اٹھارہ انیس ہزار احمدی بیٹھے ہوئے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ اگر آج ہر ایک یہاں سے اپنے دلوں میں پاک انقلاب پیدا کرنے کا عہد کر کے اٹھے تو مسیح الزمان کی ان دعاؤں کا یقیناً وارث ہوگا جو آپ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ لیکن باقی دنیا کے احمدی یہ نہ سمجھیں کہ ہم ان سے محروم ہیں۔ آج مسیح پاک کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے جوڑ کر ایک کر دیا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں اور گریہ و زاری ہی تھی جو آج سے ایک سو پندرہ بیس سال پہلے ہمدردی کے جذبے سے کی گئی منصوبہ بندی کے فیض سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام سے خلیفہ وقت کی آواز میں دنیا کو فیضیاب کر رہی ہے۔ پس جہاں جہاں بھی یہ آواز پہنچ رہی ہے اور جس احمدی کے کان میں بھی یہ الفاظ پڑ رہے ہیں وہ بھی اس پیغام کا اسی طرح مخاطب ہے جس طرح قادیان میں شامل ہونے والے اٹھارہ بیس ہزار احمدی۔ اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کر کے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کے مصمم ارادے کی وجہ سے یقیناً وہ سب جو ایم ٹی اے کے ذریعے سے سن رہے ہیں وہ بھی آپ کی دعاؤں کے وارث بن رہے ہوں گے۔ پس ایک جوش اپنے اندر پیدا کریں۔ ایک تڑپ اپنے اندر پیدا کریں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور خاص طور پر وہاں جو پاکستان کے احمدی شامل ہیں جو مسیح پاک کی بستی میں آئے ہوئے ہیں اپنی بقیہ راتوں کو جو بھی یہاں گزارنی ہیں اس طرح زندہ کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے دھارے محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو آسمان سے اپنے اوپر اترتے ہوئے نظر آئیں۔ یہ یقینی بات ہے کہ آپ کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے پاکستان کی قسمت بھی بدلنی ہے اور دنیا کی قسمت بھی بدلنی ہے۔ پس نہ صرف جلسے پر آئے ہوئے پاکستانی احمدی بلکہ ہر پاکستانی احمدی اگر اپنے حالات میں تبدیلی چاہتا ہے، پاکستان میں تبدیلی چاہتا ہے تو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے کیا نظارے دکھاتا ہے۔ یہی کام قادیان میں رہنے والے ہر احمدی کا ہے کہ اس بستی میں رہنے کا حق ادا کرے۔ اس کے تقدس کو قائم کرے اور دنیاداری کی باتوں کو بھول جائے۔ اگر شعائر اللہ اور مسیح موعود کی بستی کے گلی کوچے آپ میں انقلاب پیدا نہیں کر رہے، آپ کے تقویٰ کے معیار بلند نہیں ہو رہے تو فکر کریں کہ یہ باتیں شامت اعمال کا نتیجہ نہ ہوں۔ قادیان میں رہنے والے کتنے خوش نصیب ہیں جو دیار مہدیٔ دوراں میں رہ رہے ہیں جس کے لئے ہماری آنکھیں ترستی ہیں۔ دل بے چین ہوتے ہیں۔

پس اے قادیان میں رہنے والو! اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا کا ہر احمدی ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنے والا ہو اور تقویٰ سے رات بسر کرنے والا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے فیض پاتا چلا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مبارک ہیں وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جاتی ہے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے لئے سیدھی راہیں کھلی رکھے اور ہم مبارک لوگوں میں شامل رہیں۔

دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو باحفاظت اپنے اپنے گھروں میں پہنچائے۔ واپس جائیں تو وہاں بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔ خاص طور پر پاکستان کے حالات بہت خطرناک ہیں۔ ہر پاکستانی احمدی کی، ہر پاکستانی کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ جلسے کے نیک اثرات کو ہمیشہ آپ کے دلوں میں قائم رکھے۔ خدا تعالیٰ ہر آن آپ کے ساتھ ہو۔ اجر عظیم بخشے۔ رحم کرے اور مشکلات اور اضطراب کی حالت آپ سب پر آسان کر دے۔ ہندوستان کے بعض علاقوں کے احمدی اور خاص طور پر پاکستان کے احمدی تو سالہا سال سے مشکلات میں گرفتار ہیں اور بعض علاقوں میں اور عمومی طور پر اب تو ہر ایک کے لئے پریشانیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ہمّ و غم دور کر دے۔ ہر تکلیف سے مخلصی عطا کرے۔ آپ کی مرادات کی راہیں آپ پر کھولے۔ روز آخرت میں ان بندوں کے ساتھ اٹھائے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک طاقت اور قوت تجھی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بعض دعائیں مَیں نے شامل کی ہیں۔ بیچ میں سے بعض میں الفاظ میں تبدیلی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے حق میں یہ تمام دعائیں قبول فرماتا چلا جائے۔ آمین

اب دعا کر لیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے مظالم ۔ چند جھلکیاں
(ماہ اکتوبر 2011ء)

(طارق حیات ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(دوسری قسط)

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازیؒ کا ایک شعر ہے:

چناں قحط سالی در اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

اس شعر میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ انسانی فطرت کے ایک پہلو کا تذکرہ بمع مثال کررہے ہیں کہ جب شدید مصائب اور تکالیف درپیش ہوں تو انسان اپنے محبوب کو بھی بھول جایا کرتا ہے۔

مگر جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کا شیوہ بالکل مختلف ہے، ان کا طرزِ عمل اپنے بانی علیہ السلام کی درج ذیل سنت کے مطابق ہوا کرتا ہے:

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان کی ماہ اکتوبر 2011ء کی Persecution Report سے ماخوذ احمدیت مخالف بعض واقعات پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

لاہور میں احمدیوں کے خلاف شرارتیں

☆......**ریونیو سوسائٹی، جوہر ٹاؤن لاہور، 8 اکتوبر:** مکرم فیصل یزدانی صاحب نے اپنے گھر کی دیوار پر قرآن کریم کے نیم جلے اوراق پڑے ہوئے دیکھے اور فوراً ان مقدس اوراق کا مناسب طریق پر انتظام کردیا۔ قرآن کریم کے قدیم نسخوں کا باحفاظت انتظام کرنا یقیناً ایک حساس معاملہ ہے اور اسی تعلق میں پاکستان میں اب تک متعدد احمدیوں کے خلاف توہین قرآن کا الزام لگا کر جھوٹے مقدمات قائم کئے جاچکے ہیں۔ اور حالیہ دنوں میں معصوم احمدیوں کو ایسے تکلیف دہ مقدمات میں پھانسنے کی یہ تیسری کوشش سامنے آئی ہے۔

برسرِ بازار احمدیت مخالف کانفرنسیں

☆......**سرگودھا، 6 اکتوبر:** اس شہر میں 6 اکتوبر کو ایک ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ گزشتہ برس اس کانفرنس میں دس ہزار لوگ شامل ہوئے تھے، اس سال اس کانفرنس کی پوسٹروں اور بینرز سے خوب تشہیر کی گئی اور توقع ظاہر کی جارہی تھی کہ امسال حاضری گزشتہ سال کی نسبت دوگنی ہوگی مگر شرکاء کی تعداد محض گزشتہ سال کی حاضری سے نصف تک پہنچ سکی۔ یہ کانفرنس مولویوں کے لئے اچھی خاصی کمائی کا ایک مستقل وسیلہ بن چکی ہے۔ کیونکہ تمام دوکانداروں سے کانفرنس کی مد میں پانچ سو سے ہزار روپیہ تک وصول کیا جاتا ہے اور کچھ تاجروں کو بینرز اور پوسٹر تیار کرنے کا فریضہ سونپا جاتا ہے۔ یہ ریلی رات کے دس بجے شروع ہوئی اور طلوع آفتاب تک جاری رہی اور حاضرین کی بڑی تعداد مختلف مدرسوں کے طلباء کی تھی، اور حسب سابق یہ ”ختم نبوت“ کا لبادہ اوڑھ کر ”احمدیت مخالف کانفرنس“ تھی۔

مکرم شکیل احمد صاحب، جو مرکزی بازار میں ”ظفر بک ڈپو“ کے نام سے ایک دوکان کے مالک ہیں، کے موبائل پر انہیں جان سے مارنے کی دھمکی والے تین پیغام موصول ہوئے۔ پولیس کو اس دھمکی کی اطلاع کردی گئی۔ اس کانفرنس کے دوران پولیس کی بھاری نفری موقع پر موجود رہی۔

ڈھڈیال، آزاد جموں کشمیر

☆......23 اکتوبر کو سنی اتحاد کونسل کے زیر اہتمام یہاں ایک احمدیت مخالف کانفرنس منعقد کی گئی۔ روزنامہ اوصاف کے 24 اکتوبر کے شمارہ میں اس بابت شائع ہونے والی رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے:

”ناموس رسالت کے لئے سنی اتحاد کونسل کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی: (پیر عتیق الرحمٰن۔ صاحبزادہ فضل کریم) امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہ کی گئی تو استعماری قوتیں گھناؤنی کارروائیاں جاری رکھیں گی۔

......کانفرنس سے جمعیت علمائے جموں کشمیر کے سربراہ، آزاد کشمیر حکومت کے ایم ایل اے پیر عتیق الرحمٰن سجادہ نشین فیض پور شریف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی جھوٹے ہیں اور جھوٹوں پر ہمیشہ خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

......پیر سید محمد محفوظ شاہ مشہدی صدر مرکزی جمعیت علمائے پاکستان نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا قانون آفاقی قانون ہے۔

......منظّم علی الحاج جمیل اقبال ملک نے کہا کہ 7 ستمبر 1974ء کا دن عالم اسلام کے لئے خوشی اور مسرتوں بھرا دن تھا۔ عالمی مبلغ اسلام مولانا احمد شاہ نورانی نے محافظ ختم نبوت بن کر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے میں اہم کردار ادا کیا۔“

قلعہ کالروالہ، ضلع سیالکوٹ

☆......24 اکتوبر کو کانیاوالی مسجد سے ایک ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا جس کی صدارت دیوبندی مولوی قاری دین محمد ثاقب کرے گا جو سرکاری کاغذات میں ”کالعدم“ مگر مکمل طور پر فعال ”سپاہ صحابہ“ نامی تنظیم کا سرگرم کارکن ہے۔ یہ اعلان سن کر مقامی احمدیوں کا تشویش میں مبتلا ہونا حقیقی ہے کیونکہ دس سال پہلے 2000ء میں ایک ایسی ہی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور اگلا سورج طلوع ہونے سے پہلے کئی احمدی نماز فجر ادا کرتے ہوئے شہید کردیئے گئے تھے۔ اب احمدیوں کو زیادہ حفاظتی اقدامات کرنے کا کہا گیا ہے۔

پنجند ضلع چکوال

☆...... ایک عرصہ سے اس علاقہ میں آباد احمدیوں کی مشکلات کا تذکرہ قارئین پڑھ رہے ہیں کیونکہ یہاں مقامی سیاست دانوں اور جماعت اسلامی کی سرپرستی میں مولوی اپنی احمدیت مخالف سرگرمیوں میں مصروف ہیں، انہوں نے 18 ستمبر کو لاری اڈہ پر ختم نبوت ریلی بھی نکالی تھی۔ اس ریلی کی تشہیر بینرز اور پوسٹرز کے ذریعہ خوب کی گئی۔ بظاہر اعلان یہ کیا گیا تھا کہ یہ ریلی چند مدرسہ طالب علموں کے دستار فضیلت حاصل کرنے کی خوشی میں نکالی جارہی ہے مگر اصل مقصد احمدیت مخالف رَو میں تیزی لانا تھا اور حاضرین کو احمدیوں کا معاشی مقاطعہ کرنے پر اکسایا گیا۔ اندازاً 400 آدمی اس ریلی میں شامل ہوئے۔

اس ریلی میں مسلم لیگ نواز کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی، جماعت اسلامی کے مولوی عبدالستار، مولوی عطاء اللہ بندھیالوی اور دوسرے مولویوں نے شرکت کی۔ اور حسب عادت احمدیوں کے خلاف خوب زہر افشانی کی اور عوام کالانعام کو احمدیوں کے سماجی مقاطعہ کا درس دیا۔

الغرض ”علماء ھم“ نے اس علاقہ میں بسنے والے احمدیوں کی دشمنی اور ماحول کو گندہ کرنے کا پورا پورا حق کیا نیز ان کی طرف سے احمدیوں بچوں کے لئے تعلیمی اداروں میں پیدا کردہ مشکلات اس کے علاوہ ہیں۔

احمدی طلباء کو سکول سے نکالنے کے واقعہ پر ایک رپورٹ

☆......17 اکتوبر کو ایشیائی کمیشن برائے انسانی حقوق نے درج ذیل رپورٹ اپنے ویب سائٹ پر پیش کی:

”برائے فوری اجراء۔ نمبر: AHRC-STM-139-2011۔ مورخہ 17 اکتوبر 2011ء

ایک بیان منجانب ایشیائی کمیشن برائے انسانی حقوق

پاکستان: اب سکولوں کے پرنسپل ملاؤں کی بات مان کر احمدی طالب علموں کا نام خارج کرنے لگے ہیں۔

حکومتِ وقت تاحال احمدی طلباء کے تعلیمی اداروں سے جبری اخراج کے واقعات پر توجہ دینے سے قاصر نظر آتی ہے۔ مثلاً صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد میں پنجاب میڈیکل کالج سے 23 احمدی طلباء کو اور نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی کی سال سوم کی ایک طالبہ مکرمہ حنا اکرم صاحبہ کو انتظامیہ نے جبراً خارج کردیا ہے۔ جس بابت یہ کمیشن اپنی مفصل رپورٹ قبل ازیں جاری کرچکا ہے۔

پاکستان کے دور دراز علاقوں میں احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے طالب علم زیادہ شدید مذہبی منافرت کا سامنا کرتے ہیں جہاں شدت پسند مذہبی دیوانے انہیں یا تو اپنی پہچان بدلنے یا ملک کے بڑے شہروں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کرتے ہیں جہاں انہیں نسبتاً کم مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مبینہ طور پر ”اسلامی جمعیت طلبہ“ جسے دہشت گرد مذہبی لیڈروں کی پشت پناہی بھی حاصل ہے، کو تعلیمی اداروں بطور خاص یونیورسٹیوں اور پیشہ ورانہ تعلیمی کالجوں سے احمدیوں کی ”صفائی“ کی مہم سونپی گئی ہے۔ اسی تعلق میں یہ فسادی عناصر اب تعلیمی اداروں کی انتظامیہ سے جبراً طلباء کے کوائف بھی حاصل کررہے ہیں۔

حال ہی میں اس کمیشن کو اطلاع ملی تھی کہ 22 ستمبر کو صوبہ پنجاب کے ضلع حافظ آباد کے چھوٹے سے گاؤں ڈاہرانوالی میں ایک اجتماع میں زہریلی تقاریر سے فتنہ وفساد کی آگ بڑھکانے کے ماہر مولویوں نے احمدیوں کے لئے شدید مشکلات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ ان فسادی مولویوں نے مخاطب عوام کالانعام کے سامنے بانی جماعت احمدیہ اور سب احمدی کے خلاف نہایت بازاری زبان استعمال کرتے ہوئے لوگوں کے مذہبی جذبات کو بڑھکایا اور عہد لئے کہ ہم اب کسی احمدی کو مشترکہ قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیں گے نیز اعلان کیا کہ اب کوئی احمدی بچہ یہاں تعلیم حاصل نہیں کرسکے گا۔

حسب سابق یہاں بھی یہ زہریلے تیر ٹھیک نشانے پر لگے اور اگلی صبح دس احمدی طلباء اور ایک استانی کو جبراً سکول سے نکال دیا گیا۔ ذیل میں ان طلباء کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کو دو مختلف سکولوں سے محض احمدی ہونے کی وجہ سے خارج کیا گیا:

1: شجر احمد ابن امجد زید احمد ۔ طالب علم: کلاس نہم۔
2: فراز احمد ابن اعجاز احمد ۔ طالب علم: ایف اے۔
3: شبیہ نصر بنت نصر احمد ۔ طالبہ: کلاس دہم۔
4: تمثیلہ خلیل بنت خلیل احمد ۔ طالبہ: بی اے۔
5: تنزیلہ خلیل بنت خلیل احمد ۔ طالبہ: ایف اے۔
6: نبیلہ خلیل بنت خلیل احمد ۔ طالبہ: ایف اے۔
7: اقبال احمد ابن منیر احمد طالب علم کلاس ششم۔
8: سعدیہ منیر بنت منیر احمد طالبہ: کلاس دہم۔
9: ماہم جمیل بنت جمیل احمد ۔ طالبہ: کلاس اول۔
10: مناہل جمیل بنت جمیل احمد ۔ طالبہ: پریپ کلاس

ان احمدی طلباء کو چناب پبلک سکول (پرنسپل کا نام: محمد یاسر عرفات) اور مسلم پبلک سکول ڈاہرانوالی (پرنسپل: یاسر عباس) سے خارج کیا گیا۔ نیز چناب پبلک سکول ڈاہرانوالی کی احمدی استانی مکرمہ رضیۃ الباری بنت مکرم امجد زید احمد صاحب کو بھی محض احمدی ہونے کی وجہ سے نوکری سے برخاست کردیا گیا۔

آج پاکستان میں احمدیہ مسلم جماعت سے حصول علم کا بنیادی حق چھیننے کی جس منظّم انداز سے سازش جاری ہے وہ یقیناً عالمی برادری کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے اور وقت آن پہنچا ہے کہ عالمی برادری پاکستان پر زور ڈالے کہ وہ ”عالمی قرارداد برائے انسانی حقوق“ اور ”اعلانِ ہرارے“ کی شقوں کا احترام کرے کیونکہ پاکستان نے ان سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے ان معاہدوں پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ اور احمدیوں کو ان قراردادوں میں درج حقوق کی فراہمی یقینی بنائے............“

گولیکی میں الزام تراشی

☆......**گولیکی ضلع گجرات:** احمدیت مخالف ایک مذہبی دیوانہ شخص بنام سرفراز احمد 20 اکتوبر 2010ء بوقت سوا آٹھ بجے ایک آدمی کے ساتھ اپنے کام پر جاتے ہوئے نامعلوم افراد کے ہاتھوں قتل ہوگیا تھا اور مقدمہ کے اندراج کے وقت سات آدمیوں کا نام شامل تفتیش کرنے کی استدعاء کی گئی تھی، اس فہرست میں ایک اس احمدی کا نام بھی شامل ہے جو (اپنی ذاتی وجوہات کی بناء پر) قید ہے جبکہ دوسرا احمدی سوئٹزرلینڈ میں آباد ہے۔

یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ مقتول آدمی گولیکی میں احمدیت مخالف گروہ کا سرکردہ تھا لیکن احمدی کسی بھی قتل میں ملوث نہ ہیں۔

یہاں یہ بیان خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ سات سال قبل بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا جب ایک مخالف احمدیت مولوی اپنے بیٹے سمیت چک سکندر میں نامعلوم قاتلوں کا نشانہ بنا تھا، اور مقتول کے بھائی نے ظالمانہ طور پر 10 بے گناہ احمدیوں کو اس مقدمہ میں نامزد کردیا تھا، عدالت نے 7 احمدیوں کو تو اس الزام سے بری کردیا مگر 3 احمدیوں کو سزائے موت سنادی تھی۔ یہ تین معصوم احمدی سات سال تک جیل میں سڑتے رہے اور ہائی کورٹ جاکر ان کی جان چھوٹی جبکہ اصل قاتلوں پر گرفت ہی نہ کی گئی۔

ربوہ میں خطرات

☆......ربوہ: حال ہی میں انتظامیہ نے خبردار کیا ہے کہ اس شہر پر ایک خطرناک دہشت گرد حملے کا کافی زیادہ خطرہ ہے۔ مقامی پولیس کو پہلے سے زیادہ محتاط رہنے اور حفاظتی اقدامات کرنے کا کہا گیا ہے نیز شہری اپنی حفاظت آپ کرنے کے لئے خاص انتظامات کرنے پر مجبور ہیں۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

حضرت خلیفۃالمسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

ماہنامہ ’’تحریک جدید‘‘ ربوہ مارچ و اپریل 2009ء میں محترم چودھری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کے قلم سے سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے چند یادداشتیں دو اقساط میں قلمبند کی گئی ہیں۔

☆ جب حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کی وفات ہوئی تو فجر کی نماز کے بعد کثرت سے احباب حضورؒ سے مل رہے تھے۔ ایک دوست نے کہا کہ ہم یتیم ہوگئے ہیں۔ حضورؒ نے جو ملاقات کے دوران خاموش ہی تھے، اِس فقرہ کو سن کر قدرے بلند آواز سے فرمایا کہ ہمارا اللہ زندہ ہے۔

☆ 8/مارچ 1973ء کی صبح حضورؒ نے مضمون نگار کو (جو اُس وقت مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر تھے) قصرخلافت میں بلاکر یہ ہدایات دیں کہ ربوہ میں سائیکلوں کی رجسٹریشن کی جائے اور ربوہ میں کم از کم ایک ہزار سائیکلسٹ ہونے چاہئیں۔ سائیکل سفر کئے جائیں اور اجتماع پر خدام سائیکلوں کے ذریعہ آئیں۔ ناصرات بھی سائیکل چلانا سیکھیں اور اُن کی اتنی تربیت کرنی ہوگی کہ خواہ مخواہ گھبرائیں نہیں بلکہ مشکل کے وقت خود مدافعت کرسکیں۔ نیز فرمایا کہ خاموشی سے تیاری کرنی ہے، کسی قسم کا اعلان نہیں کرنا۔

☆ 26 مئی 1973ء کو حضورؒ نے ایوان محمود میں ایک ہنگامی شوریٰ طلب کی۔ بند اجلاس تھا حضورؒ کا ارشاد تھا کہ احاطہ اور ہال میں نمائندگان کے علاوہ اَور کوئی شخص داخل نہ ہو۔ صرف حضورؒ کی تقریر تھی جو چار گھنٹے پر محیط تھی۔ حضورؒ نے بتایا کہ آئندہ جماعت کو کیا خطرات درپیش ہیں اور جماعت نے کیا احتیاطیں کرنی ہیں۔

☆ 1975ء کے شروع میں کسی صاحب نے ایک ملاقات میں حضورؒ سے عرض کیا کہ بعض احباب یہ ذکر کررہے تھے کہ جماعت کو غیرمسلم قرار دینے کے بعد کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اس پر حضورؒ نے بڑے جلال سے فرمایا کہ ہمارا اپنے ربّ سے کسی نشان کا مطالبہ نہیں، اُس کی مرضی ہے چاہے کوئی نشان دکھائے یا نہ دکھائے۔

☆ 1972ء میں جب حکومت نے سکولوں اور کالجوں کو نیشنلائز کرلیا تو جماعت کو اور سکول و کالج کے اساتذہ کو سخت صدمہ ہوا۔ اس موقعہ پر حضورؒ نے کالج کے واقفین زندگی اساتذہ کو چائے پر بلایا اور فرمایا کہ نیشنلائزیشن سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں، اصل چیز کسی ادارہ کی روایات ہوتی ہیں۔ اگر تعلیم الاسلام کالج کی روایات برقرار رہیں تو یہ سمجھیں کہ ادارہ ہمارے پاس ہی ہے۔ حضورؒ نے واقفین زندگی اساتذہ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ کالج کی روایات کی حفاظت کریں۔

جب احمدی اساتذہ کو ربوہ کے کالج سے ٹرانسفر کیا جانے لگا تو حضورؒ نے مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب اور مجھے کالج سے استعفیٰ دینے کا ارشاد فرمایا۔ پھر مجھے ناظر ضیافت مقرر فرمایا اور جلسہ سالانہ اور دارالضیافت کا کام بھی خاکسار کے سپرد ہوا۔

1975ء کے جلسہ سالانہ سے چند روز پہلے حکومت کی طرف سے پیغام ملا کہ تعلیمی ادارے جلسہ کے مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے اب نہیں ملیں گے۔ یہ اطلاع جب حضورؒ کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپؒ نے فرمایا کہ اگر مہمان کھلے آسمان کے نیچے سوئیں گے تو مَیں بھی کھلے آسمان کے نیچے سوؤں گا۔ پھر حضورؒ کی ہدایت پر جماعت کا ایک وفد مکرم مرزا عبدالحق صاحب مرحوم کی قیادت میں کمشنر سرگودھا ڈویژن سے ملا۔ وفد میں خاکسار اور مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب بھی شامل تھے۔ کمشنر بڑی اچھی طرح سے ملے اور 1974ء میں احمدیوں کی املاک کو پہنچنے والے نقصان پر معذرت کی اور کہا کہ مَیں نے تو D.C. اور S.P. کو قبل از وقت warn کردیا تھا۔ ہم نے اُن سے گزارش کی کہ جماعت نے یہ ادارے بنوائے تھے۔ اگر جماعت کے مہمان جلسہ کے موقع پر ان اداروں میں ٹھہر جائیں تو یہ جماعت کا حق ہے۔ اور پھر چند دن کے نوٹس پر ہم ایک لاکھ آدمیوں کے ٹھہرانے کا متبادل انتظام نہیں کرسکتے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارہ میں پنجاب حکومت ہی کوئی فیصلہ کرسکتی ہے۔ انہوں نے حکومت کے سامنے ساری صورتحال پیش کی تو حکومت نے اُس سال کے لئے تعلیمی اداروں میں مہمان ٹھہرانے کی اجازت دیدی۔

1976ء میں حضورؒ نے ارشاد فرمایا کہ جماعتیں جلسہ کے موقع پر اپنی رہائش کے لئے ربوہ میں بیرکس تعمیر کریں اور اس کے لئے چندہ دیں۔ چنانچہ مردوں کی بیرکس مسجد اقصیٰ کے ساتھ اور خواتین کی بیرکس دارالضیافت کے قریب تعمیر ہوئیں۔

☆ حضورؒ کی دلداری کا انداز بھی عجیب تھا۔ ستمبر 1979ء میں میری والدہ عائشہ بی بی صاحبہ فوت ہوئیں تو حضورؒ نے نہ صرف جنازہ پڑھایا بلکہ کچھ دُور تک کندھا بھی دیا۔ میری اس سے زیادہ دلداری اور میری والدہ کی اس سے زیادہ خوش قسمتی نہ ہوسکتی تھی۔

☆ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیمار ہوئیں تو سبھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت میں شریک تھے۔ خاکسار اُس وقت دارالضیافت میں تھا جہاں بیرون ربوہ سے آنے والے ڈاکٹروں کے قیام و طعام کا انتظام کررہا تھا۔ جب حضرت بیگم صاحبہ کی وفات ہوگئی تو حضورؒ کے دل میں سب کام کرنے والوں کے لئے شکرگزاری کے جذبات تھے جس کا حضورؒ نے گھر میں بھی ذکر فرمایا۔ اُن دنوں عشاء کے بعد کچھ دیر کے لئے حضورؒ بیٹھ جاتے اور تعزیت کرنے والے دوست مل لیتے۔ ایک روز مَیں بھی حاضر ہوا اور سلام عرض کرکے آخر پر بیٹھ گیا۔ حضورؒ نے فرمایا: آپ آگے آجائیں۔ مَیں کچھ آگے جاکر بیٹھ گیا تو فرمایا: آپ میرے ساتھ آکر بیٹھ جائیں۔ چنانچہ خاکسار حضور کے ساتھ صوفہ پر بیٹھ گیا۔

☆ 1972ء یا 1973ء میں حضورؒ نے ارشاد فرمایا کہ مرکزی انجمنوں کے دفتروں پر لوائے احمدیت لہرائے جائیں۔ اسی طرح قصر خلافت پر بھی لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ ذیلی تنظیموں کے دفاتر پر اُن کے جھنڈے لہرائے گئے۔ حضورؒ نے ایک خاص ہدایت یہ دی کہ عام طور پر جھنڈے صبح سے شام تک کے لئے لہرائے جاتے ہیں لیکن 1939ء میں لوائے احمدیت لہرانے کے لئے جو کمیٹی حضرت مصلح موعودؓ نے قائم فرمائی تھی، اُس میں مفتی سلسلہ حضرت مولانا سرور شاہ صاحبؓ بھی ممبر تھے اور اُن کی رائے تھی کہ اسلامی جھنڈا چوبیس گھنٹے لہراتے رہنا چاہئے اور اگر پھٹ جائے تو احترام سے تلف کردینا چاہئے۔

☆ جب مَیں کمیٹی امداد گندم مستحقین کا صدر مقرر ہوا تو ایک ملاقات میں پوچھا کہ فلاں فیملی کی گندم کی ضرورت کتنی ہے؟۔ پھر اُن کو گندم خرید کردینے کا خرچ پوچھا۔ پھر اپنا بٹوا مجھے دے دیا کہ اس میں سے رقم لے لیں۔ مَیں نے رقم لے لی تو فرمایا اس فیملی سے میرا ذکر نہیں کرنا، اپنی طرف سے اُن کو دیں۔

☆ ایک جلسہ سالانہ پر افتتاحی خطاب فرمانے کے بعد حضورؒ واپس تشریف لے جانے لگے تو کار رُکوا کر مجھے بلایا اور فرمایا کہ لنگروں کی فکر کریں۔ حضورؒ کے تشریف لے جانے پر ہم قریبی لنگر نمبر 3 میں پہنچے ہی تھے کہ وہاں شور مچا ہوا تھا کہ گیس کا پریشر ختم ہوگیا ہے، نہ تنور چل رہے ہیں نہ چولہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر ہم مسجد مبارک کے پاس سوئی گیس سٹیشن پر پہنچے تو وہاں گیس کا دباؤ جو 100 ہونا چاہئے تھا، 30 ہوگیا تھا۔ ہمیں دیکھ کر کچھ لوگ بھی اکٹھے ہوگئے۔ ہم چاہتے تھے کہ سوئی گیس کے محکمہ کو فون کریں کہ فیصل آباد سے ٹیم بھیجے۔ ابھی اسی تگ ودو میں تھے کہ سوئی گیس کے محکمہ کی ایک گاڑی جو فیصل آباد سے سرگودھا جارہی تھی، گیس سٹیشن کے پاس جمگھٹا دیکھ کر رُک گئی۔ اُن کو صورتحال بتائی تو انہوں نے Master Key سے سٹیشن کھولا اور چند منٹ میں گیس کا پریشر ٹھیک کردیا۔

☆ 1966ء میں حضرت سید داؤد احمد صاحب مرحوم افسر جلسہ سالانہ تھے۔ جلسہ کی ایک رات حضورؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نوٹ ملا۔ سب نے پڑھنے کی کوشش کی لیکن کسی سے بھی پڑھا نہ گیا۔ عدسہ کی مدد سے بھی پڑھا نہ جاسکا۔

رات نصف شب کو نانبائیوں نے کسی وجہ سے ہڑتال کردی اور روٹی ضرورت کے مطابق نہ پک سکی۔ حضرت سید داؤد احمد صاحب نے نماز فجر سے قبل حاضر ہوکر حضورؒ کی خدمت میں صورتحال عرض کی تو حضورؒ نے فرمایا کہ مَیں نے رات آپ کو لکھ کر بھیجا تھا کہ کل کی فکر کریں۔ یہی وہ تحریر تھی جو ہم سے پڑھی نہ جاسکی تھی۔ پھر حضورؒ نے اس صورتحال کے پیش نظر دو ہدایات دیں یعنی سب لوگ ایک روٹی کھائیں اور دوسری یہ کہ گھروں والے روٹیاں پکاکر لنگر بھیجیں۔ چنانچہ یہ اعلان کردیا گیا اور جلد ہی صورتحال سنبھل گئی۔

☆ خدام الاحمدیہ کی ایک تربیتی کلاس کے موقع پر بعض طلباء نے لڑائی جھگڑا کیا تو اُن کے متعلق سفارش کی گئی کہ ان کو چھ چھ سوٹیاں ماری جائیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ سوٹیاں مارنے کی بجائے اتنے نفل پڑھائے جائیں۔

☆ خاکسار جب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھا تو ایک نوجوان کو مجلس نصرت جہاں کے تحت بطور استاد مغربی افریقہ بھجوانا تھا۔ سب رپورٹیں اُس نوجوان کے حق میں تھیں سوائے محلّہ کے زعیم خدام الاحمدیہ کے جن کو شکایت تھی کہ وہ خادم رات کو ڈیوٹی کے لئے بلانے پر بھی نہیں آتے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ یہ نوجوان افریقہ جائے گا تو وہاں بھی نافرمانی کرے گا۔ چنانچہ اُس نوجوان کا افریقہ جانا ملتوی کردیا گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اُس کو افریقہ بھجوایا گیا تو اُسی نوعیت کی شکایت پیدا ہوئی اور اس بناء پر اُسے واپس بلوانا پڑا۔

☆ جب حضورؒ صدر انجمن احمدیہ کے صدر تھے تو کسی معاملہ کی تحقیقی کمیٹی کا ایک دوست کو صدر مقرر فرمایا۔ چند دن بعد اُس دوست کو کمیٹی میں تو رہنے دیا لیکن ان کی بجائے دوسرے کسی ممبر کو صدر نامزد فرمادیا۔ ایک روز مَیں ملنے گیا تو فرمایا کہ مَیں نے یہ تبدیلی ایک ہفتہ مسلسل دعا کے بعد کی ہے۔

انسانی جان کی حرمت

ماہنامہ ’’تحریک جدید‘‘ ربوہ جولائی 2009ء میں انسانی جان کی حرمت کے حوالہ سے مکرم ایچ۔ ایم طارق صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں خودکُش حملہ آوروں کے اس دعویٰ کو ردّ کیا گیا ہے کہ وہ جنت کے حصول کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں (المائدہ:33، النساء:94) دوسروں کے قتل کی ممانعت کرتے ہوئے قاتل کو جہنم اور خوفناک عذاب سے ڈرایا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک مسلمان کا خون اور مال دوسرے پر حرام قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان محفوظ رہیں۔ آنحضور ﷺ نے ایسے افراد کو جہنمی قرار دیا اور اُن کا جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا جنہوں نے خودکُشی سے اپنی جان لی۔

19ویں صدی میں فرانس میں بعض فلاسفروں اور ادیبوں نے قرار دیا کہ زندگی بے معنی اور بے مقصد ہے اور اس بات کا پرچار کیا کہ انسان کو خودکُشی کرلینی چاہئے چنانچہ کئی لوگوں نے اُن کی بات مان لی۔ جاپان میں آج بھی اس کا رواج ہے۔ مغرب میں Mercy Killing کے نام پر ایسے مریض خودکُشی کرلیتے ہیں جو اپنے آپ کو لاعلاج تصور کرتے ہیں۔ ہالینڈ میں 1983ء میں اسے قانونی طور پر جائز قرار دیا گیا تھا چنانچہ جن مغربی ممالک میں اس کی ممانعت ہے وہاں سے لوگ ہالینڈ جاکر خودکُشی کروالیتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی تکلیف کی وجہ سے اپنی موت کی تمنا نہ کرے اور اگر اُسے ایسا کرنا ہی ہو تو یہ دعا کرے کہ اللہ! مجھے زندگی دے جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے یا مجھے وفات دے اگر میرے لئے وفات بہتر ہے۔

ماضی قریب میں دہشت گردی کا آغاز یہود نے کیا تھا جب وہ فلسطین پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ تاہم اب مسلمانوں نے یہ الزام خود پر لے لیا ہے۔ حالانکہ حدیث ہے کہ جس نے کسی بھی چیز سے اپنے آپ کو قتل کیا اُسے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ ایک بار رسول کریم ﷺ نے گزشتہ اقوام میں سے ایک شخص کا واقعہ بیان کیا جو زخمی ہوگیا تھا۔ اُس نے چھری سے زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا اور خون اتنا بہا کہ وہ مرگیا۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے اپنی جان کے بارہ میں جلدی کی۔ مَیں نے اس پر جنت حرام کردی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ’’گورنمنٹ انگریزی اور جہاد‘‘ میں دہشت گردانہ حملوں کو صریح بے رحمی اور انسانی اقدار کے برخلاف قرار دیا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

20th January 2012 – 26th January 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 20th January 2012

00:00	MTA World News
00:25	Tilawat
00:35	Insight: recent news in the field of science
00:50	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
01:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th September 1995
02:30	Tarjamatul Qur'an class: rec. 11th October 1995
03:55	Ghazwat-e-Nabi
05:00	Atfalul Ahmadiyya UK Ijtema: address delivered by Huzoor on 24th April 2011
06:05	Tilawat
06:30	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class: with Huzoor, recorded on 3rd January 2009
08:10	Siraiki Service
09:05	Rah-e-Huda: rec. on 14th January 2012
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat
11:55	Spotlight: interviewing Munir Ahmad Muneeb
13:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor
14:10	Dars-e-Hadith
14:25	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 25th June 2011
19:30	Yassarnal Qur'an
19:55	Fiq'ahi Masa'il
20:30	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday 21st January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	International Jama'at News
01:05	Liqa Ma'al Arab: rec. on 28th September 1995
02:10	Fiq'ahi Masa'il
02:40	Friday Sermon: rec. on 20th January 2012
03:55	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
04:25	Rah-e-Huda: rec. on 14th January 2012
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	International Jama'at News
07:10	Al-Tarteel
07:40	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor during the Tabligh Seminar on 25th June 2011
08:40	Question and Answer Session: recorded on 19th March 1994. Part 1
09:35	Friday Sermon [R]
10:45	Indonesian Service
11:50	Tilawat
12:00	Story Time: Islamic stories for children
12:20	Pakistan in Perspective
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan
13:55	Bengali Service
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class with Huzoor, recorded on 4th January 2009
16:05	Live Rah-e-Huda
17:45	MTA World News
18:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class [R]
19:15	Faith Matters
20:15	International Jama'at News
21:00	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:05	Rah-e-Huda [R]

Sunday 22nd January 2012

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 20th January 2012
01:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 18th October 1995
03:05	Friday Sermon [R]
04:15	Story Time: Islamic stories for children
04:30	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
06:55	Beacon of Truth
08:00	Faith Matters
09:05	Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor, on 26th June 2011
10:05	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 18th December 2009
12:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40	Story Time: Islamic stories for children
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Jamia Class UK with Huzoor, recorded on 10th January 2009
16:25	Faith Matters [R]
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:25	Beacon of Truth [R]
19:30	Real Talk
20:35	Food for Thought
21:10	Jalsa Salana Germany [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:25	Ashab-e-Ahmad

Monday 23rd January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
00:55	International Jama'at News
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 19th October 1995
02:35	Food for Thought
03:10	Friday Sermon: rec. on 20th January 2012
04:20	Ashab-e-Ahmad
04:55	Faith Matters
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	International Jama'at News
07:15	Hamara Aaqa
07:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 11th January 2009
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 10th May 1999
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 4th November 2011
11:15	MTA Travel: A visit to Kashmir
12:00	Tilawat
12:15	International Jama'at News
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon: rec. on 7th April 2006
15:20	MTA Travel [R]
15:55	Dars-e-Hadith
16:20	Rah-e-Huda: rec. on 21st January 2012
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service: Sabeel-ul-Huda
19:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th October 1995
20:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
22:15	MTA Travel [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Tuesday 24th January 2012

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat
00:25	Hamara Aaqa
01:00	Insight: recent news in the field of science
01:15	Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th October 1995
02:20	Art Exhibition: held in Rabwah
03:00	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 10th May 1999
04:00	Hamara Aaqa [R]
04:35	Jalsa Salana UK: opening address delivered on 22nd July 2011
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science
07:00	Food for Thought: a talk on drugs
07:35	Yassarnal Qur'an
08:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 17th January 2009
09:00	Question and Answer Session: recorded on 19th March 1994. Part 2
10:05	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 28th January 2011
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:20	Insight: recent news in the field of science.
12:30	Bengali Service
13:35	Jalsa Salana UK: address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 23rd July 2009
14:45	Yassarnal Qur'an
15:25	Guftugu
16:00	Food for Thought [R]
16:35	Rah-e-Huda
18:10	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 20th January 2012
20:45	Insight: recent news in the field of science
21:00	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
21:50	Jalsa Salana UK [R]
23:00	Real Talk

Wednesday 25th January 2012

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th October 1995
02:30	Learning Arabic: lesson no. 10
03:00	Food for Thought: a talk on drugs
03:45	Question and Answer Session: recorded on 19th March 1994. Part 2
04:55	Jalsa Salana UK: address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 23rd July 2009
06:00	Tilawat
06:15	Dua-e-Mustaja'ab
06:50	Yassarnal Qur'an
07:15	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:55	Children's class with Huzoor, recorded on 18th January 2009
09:15	Question and Answer Session: recorded on 1st January 1984
10:05	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:50	Al-Tarteel
13:20	Friday Sermon: rec. on 21st April 2006
14:10	Bengali Service
15:25	Children's class [R]
16:35	Fiq'ahi Masa'il
17:10	Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:00	MTA World News
18:20	Question and Answer Session [R]
19:30	Real Talk
20:35	Al-Tarteel [R]
21:10	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:45	Children's class [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Thursday 26th January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Fiq'ahi Masa'il
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 26th October 1995
02:40	Dua-e-Mustaja'ab
03:15	Real Talk
04:20	Al-Tarteel
05:05	Friday Sermon: rec. on 21st April 2006
06:00	Tilawat
06:45	Beacon of Truth
08:00	Faith Matters
09:05	Ghazwat-e-Nabi
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:05	Tilawat
12:20	Yassarnal Qur'an
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 20th January 2012
14:10	Tarjamatul Qur'an class: rec. 12th October 1995
15:15	Ghazwat-e-Nabi [R]
16:30	Rohaani Khazaa'in Quiz
17:00	Faith Matters
18:10	MTA World News
18:40	Jalsa Salana UK: an address delievered by Huzoor on 23rd July 2011
19:50	Ghazwat-e-Nabi [R]
20:50	Faith Matters [R]
21:55	Beacon of Truth [R]
23:00	Tarjamatul Qur'an class [R]

*Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 13 January , 2012 | Issue No. 02

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد تقویٰ پر چلتے ہوئے احمدیوں نے خلافت احمدیہ کے ساتھ جڑے رہنے کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اپنی تائید ونصرت کے وعدے کے مطابق جماعت کی وسعت کو اسی طرح جاری رکھا، جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے نئے سے نئے باب کھلتے چلے گئے اور آج تک کھل رہے ہیں اور خدا کے فضل سے آئندہ بھی کھلتے چلے جائیں گے

جب تک کامل اطاعت کے نظارے نظر آتے رہیں گے ان برکات سے فیض پاتے چلے جائیں گے جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے مقدر کیا ہے۔

28 دسمبر 2009ء کو قادیان میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ آج قادیان کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا جو کام اس بستی کے اس شخص کے سپرد کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا، جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا تھا، جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے، دنیا سے شرک ختم کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کے لئے اپنی تمام تر طاقتیں خرچ کر دیں۔ وہ دعاؤں کے ذریعے عرش کو ہلا دینے کے ساتھ ساتھ ظاہری اور دنیاوی تدبیریں بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بروئے کار لایا اور اس تبلیغ کا حق بھی ادا کر دیا جس کا آپ کے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ يَآ يُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (المائدۃ: 68) اے رسول! دنیا کی راہنمائی کے لئے، دنیا کو خدائے واحد کا راستہ دکھانے کے لئے، انسانوں کو اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کے لئے جو پیغام تجھ پر خدا تعالیٰ نے اتارا ہے اس کو کھول کر دنیا تک پہنچا دے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اس خاتم الانبیاء اور افضل الرسل نے اس پیغام کے پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اپنی قوت قدسی سے ایسے جاں نثار بھی پیدا کئے جنہوں نے پھر وہ معیار حاصل کئے کہ جنہیں دیکھ کر انسان حیران وششدر رہ جاتا ہے۔ وہ مٹی کے ڈھیر سونے کے پہاڑ بن گئے۔ بداخلاقیوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو چھونے لگے۔ ذرا ذرا سی بات پر تلواریں نکالنے والے تکبر سے پُر سر عاجزی اور انکساری اور قربانیوں کی مثال بن گئے اور پھر جس کام کو لے کر ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے اس کی سرانجام دہی کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کر دیا اور کرتے چلے گئے اور کئی صدیاں یہی صورت حال رہی جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور جب اندھیری راتوں کے بعد سِرَاجًا مُّنِيْرًا کی روشنی سے منور کر کے آپ کے غلام صادق کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا، جو اس چھوٹی سی بستی قادیان کا رہنے والا تھا جس کی دنیا کے نقشے پر کوئی حیثیت نہیں تھی، جہاں آنے جانے کے لئے ذرائع نقل وحمل نہیں تھے تو جیسا کہ میں نے کہا اس غلام صادق نے پھر اس تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا تو ساتھ ہی یہ تسلی بھی دی کہ یہ کام جو تیرے سپرد کیا گیا ہے اس سے پریشان مت ہو۔ کوئی ضرورت نہیں پریشانی کی۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔

(تذکرہ صفحہ 400 ایڈیشن چہارم 2004ء)

پھر آپ کو الہام ہوا کہ اِنِّی مَعَکَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَ اِنِّیْ نَاصِرُکَ وَ اِنِّی بُدُّکَ اللَّازِمُ وَعَضُدُکَ الْاَقْوٰی۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 383)

تُو جہاں بھی ہو مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں تیری مدد کروں گا۔ مَیں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ اَنْ اَدْعُوَ الْخَلْقَ اِلَی الْفُرْقَانِ وَدِیْنِ خَیْرِ الْوَرٰی۔ مَیں لوگوں کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف دعوت دوں۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 383)

پس اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں مبعوث فرما کر قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف بلانے کا کام سپرد کیا، اس تبلیغ کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جس کا حکم دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا گیا تھا تو ساتھ ہی اس فکر کو دور کرنے کے لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنے عظیم کام کی سرانجام دہی کی ذمہ داری کا سن کر پریشان نہ ہو جائیں یہ تسلّی بھی کروا دی کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تُو جہاں بھی ہو گا مَیں تیری مدد کروں گا۔ اس لئے اپنی خداداد صلاحیتوں کے ساتھ بے فکر ہو کر اس کام کے سرانجام دینے کے لئے کمربستہ ہو جا اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس جری اللہ نے اسلام کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ تبلیغ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مخلصین اور متقین کی ایک جماعت اپنے صحابہ میں قائم فرما دی کہ وہ بھی اپنی زندگیوں میں عظیم الشان پاک تبدیلیاں لا کر اس پیغام کو آگے پہنچانے والے بن گئے۔ عبادتوں کے معیار قائم کئے۔ اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کئے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کے معیار قائم کئے۔ محبت اور پیار اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتے چلے گئے۔ تبلیغ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور یہ جاگ ایک سے دوسرے کو لگتی چلی گئی۔ یہ نیکیوں کے کام آگے بڑھتے چلے گئے اور صرف اپنے قریبی ماحول کی اصلاح اور قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانے کی کوشش نہیں کی بلکہ برصغیر ہندو پاک کی حدود سے نکل کر بلکہ ایشیا کی حدود سے بھی نکل کر یورپ اور امریکہ میں بھی یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کے لئے منصوبہ بندی کرنے لگے اور کوششیں بھی کیں اور پہنچے بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اپنوں کی تربیت کے لئے تقویٰ میں بڑھنے اور اعلیٰ اخلاق سیکھنے کے لئے جلسوں میں توجہ دلائی ہے۔ جلسوں کے انعقاد کے لئے بہت بڑا مقصد یہی تھا۔ وہاں اس جلسے کی غرض بیان کرتے ہوئے یہ بات بھی بیان فرمائی کہ ’’جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل صفحہ 281 جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اس چھوٹی سی بستی جو آج بھی ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں ابھی تک ریل بھی نہیں ہے اب ریل لانے کے لئے وہاں کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ کوشش کر رہے ہیں۔ پہلے کسی زمانے میں آئی تھی وہ ختم ہو گئی۔ اس کے رہنے والے عاشق صادق نے جو اللہ اور رسول کے عشق میں فنا تھے جس کے سپرد اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کا کام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے تسلی کے الفاظ کے بعد پوری طرح تسلی میں تھا کہ اس کام نے تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونا ہی ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اس لئے قطع نظر اس کے کہ وسائل ہیں یا نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ریل اور سڑک کا انتظام ہے یا نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ پیغام پہنچانے کے لئے مال وزر کی فراوانی ہے یا نہیں اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ پہلے سالانہ جلسہ میں صرف 75 افراد شامل ہوئے تھے اور ایسے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے افرادی قوت کی بھی ضرورت ہوتی ہے، لوگوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس بات کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی اور فرمایا کہ ہم نے اس جلسے میں یورپ اور امریکہ میں پیغام حق پہنچانے کے لئے منصوبہ بندی بھی کرنی ہے۔ کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں جو اس عظیم الشان نبی کے ماننے والے ہیں جو محسن انسانیت ہے جس کے دل میں خدا کی مخلوق کے لئے ہمدردی اور تڑپ تھی جس نے اپنی جان کو اس کام کے لئے ہلکان کر لیا تھا۔ جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتا تھا۔ جو اپنی سجدہ گاہوں کو اس لئے تر کرتا تھا کہ تمام دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدائے واحد کی پہچان کرتے ہوئے اس کے آگے جھکنے والی اور اس کا حقیقی عبد بن جائے۔

پس اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے تو اپنے اندر پاک تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ یورپ، امریکہ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا اور جزائر کے رہنے والے سب انسانوں سے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہوئے انہیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ انسانیت سے ہمدردی کے خالص جذبے کے تحت انہیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی قرآنی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ انہیں اپنے پیدا کرنے والے اور ربّ العالمین اور اِلٰہِ النَّاس خدا کے سامنے جھکنے کی طرف توجہ دلانی ہے۔ مذہب کے نام پر نفرتوں کی خودساختہ دیواریں گرا کر دنیا کے ہر انسان سے خالص ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہوئے اُسے محبت وپیار اور بھائی چارے کی

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں